Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

१४५८

515

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम बैकुंठ धाम

लेखक बाबू लाल चन्द

प्रकाशन वर्ष

आगत संख्या 515

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

515,U

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

पुस्तकालय

गुरुकुल कांगड़ी विश्वविद्यालय, हरिद्वार

वर्ग संख्या............... आगत संख्या..................

पुस्तक – वितरण की तिथि नीचे अंकित है । इस तिथि सहित ३०वें दिन तक यह पुस्तक पुस्तकालय में वापिस आ जानी चाहिए । अन्यथा १० पैसे के हिसाब से विलम्ब-दण्ड लगेगा ।

515.0

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ॐ

بیکنٹھ دھام

(ارنھات) مہاتم درگیانہ تیرتھ

لال چند دھنّا میڈلسٹ

515;U

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

515

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

गुरुकुल ग्रन्थालय

اوم

شری لکشمی نارائن آئینمہ

پنجاب میں ہندوؤں کے واحد اور لاثانی تیرتھ

دربار شری لکشمی نارائن درگیانہ امرتسر

کی

مہما

ارتھات

بیکنٹھ دھام

مصنفہ

شریمان بابو لال چند دھنّا میڈلسٹ امرتسر

جسکو

لالہ درگا داس بھنڈاری مالک شری لکشمی نارائن پستکالیہ و پبلشر امرتسر نے

راست گفتار پریس امرتسر میں باہتمام ایس ایم صدیق پرنٹر چھپوایا

بار اول   تعداد ۱۰۰۰   چیت سمت ۱۹۸۹ بکرمی   قیمت ۴/

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

पुस्तकालय
गुरुकुल कांगड़ी

شری لکشمی نارائن آشرم

سمرپن

میں نہایت شردھا اور پریم سے اپنی اس چھوٹی سی تصنیف کو
اپنے پوجیا پاد سورگباسی پِتا

شری بھگت کالو رام جی

کی یادگار میں نامزد کرتا ہوا
ترلوکی ناتھ

بھگوان شری لکشمی نارائن دیو جی

کے چرن کملوں میں ارپن کرتا ہوں - اور
ساتھ ہی پرارتھنا کرتا ہوں
کہ
ہے بیکنٹھ ناتھ!

ہاتھ جوڑ بنیتی کروں پورن کر پربھ آس
پوجیہ پتا کو بخشیئے اپنے دہام نواس

سیوک لال چند دھنا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

* वैकुण्ठवासी *

श्रीमान् भक्त काल्हराम जी

चित्तौड़गढ़ (जि० गुरदासपुर)

५ भाद्रपद सं. १९१६ से १२ पौष १९८५ वि०

*** बा० लाल चन्द्र धुन्ना ***

* स्वर्णापदक प्राप्तक अमृतसर *

B. LAL CHAND DHUNNA

++ GOLD MEDALIST ++

AMRITSAR.

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

गुरुकुल कांगड़ी

سمرپن

میں نہایت شردھا اور پریم سے اپنی اس چھوٹی سی لیکھنی کو

اپنے پوجیا پاد سورگباسی پتا

شری بھگت کالو رام جی

کی یادگار میں نامزد کرتا ہوا

ترلوکی ناتھ

بھگوان شری لکشمی نارائن جی

کے چرن کملوں میں ارپن کرتا ہوں۔ اور

ساتھ ہی پرارتھنا کرتا ہوں

کہ

ہے بیکنٹھ ناتھ!

ہاتھ جوڑ بنتی کروں پورن کر پربھو آس

پوجیہ پتا کو بخشیئے اپنے دھام نواس

سیوک لال چند

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

* वैकुण्ठवासी *

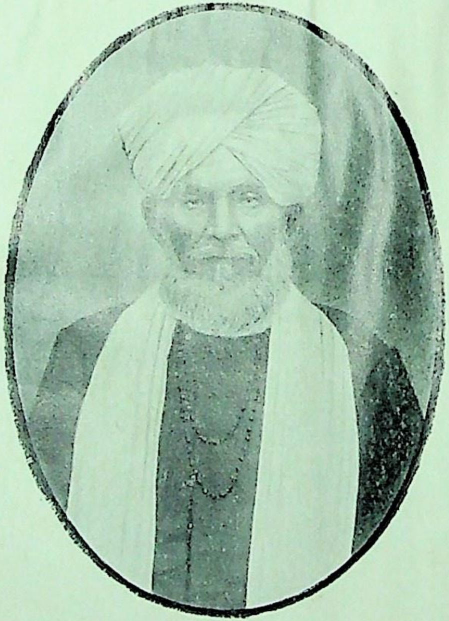

श्रीमान् भक्त काल्हूराम जी

चित्तौड़गढ़ (जि० गुरदासपुर)

५ भाद्रपद सं. १९१६ से १२ पोष १९८५ वि०

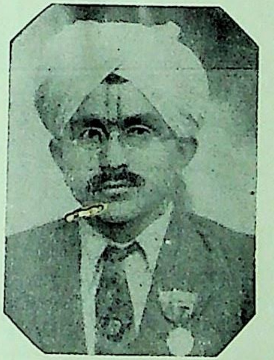

*** बा० लाल चन्द्र धुन्ना ***

* स्वर्णापदक प्रासक अमृतसर *

B. LAL CHAND DHUNNA

++ GOLD MEDALIST ++

AMRITSAR.

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شری لکشمی نارائن آئیمنہ

نویدن

جگت بندھو جوتی سروپ جیئے گے جانن ہار
ہری جب مانگن آیو داس پربھو کے دوار

تر دکی ناتھ بھگوان شری لکشمی نارائن دیو جی کی اپار کرپا کا اتی دھنبادی ہوں۔ کہ جن کی دیا سے یہ ناچیز اس قابل ہوا۔ کہ اپنے پریم پشپوں کو نہایت شردھا اور پریم سے پربھو کے چرن کملوں پر نچھاور کرسکوں۔ گو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ کہ میں اس سیوا کے کسی طرح سے بھی اہل نہیں تھا۔ اور نہ ہی میری یہ تچھ بھینٹ ودوانوں یا اہل قلم کے نزدیک کوئی وقعت ہی رکھ سکتی ہے۔ مگر صرف آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی کے ان شبدوں کو جو انہوں نے شری ماتا دروپدی جی سے فرمائے تھے۔ کہ ہے دروپدی میں یہ نہیں دیکھتا۔ کہ ؎

بھوگ ہے سونے کی تھالی میں یا جام گل میں ہے
دیکھتا ہوں یہ کہ کتنا پریم اس کے دل میں ہے

مد نظر رکھتا ہوا یہ بھینٹ پیش کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔ نیز آشا کرتا ہوں۔ کہ صاحبانِ موصوف میری خامیوں کو نظرانداز کرتے ہوئے میرے دلی پریم کا خیال رکھ کر میری حوصلہ افزائی فرماویں گے۔

مجھے اس چھوٹی سی تصنیف کو تیار کئے پورا سال ہو گیا ہے۔ دل میں لگن تھی۔ کہ بھگوان کی اس مہما کو ہر زبان میں شائع کر کے دور و دراز پرچار کے لئے مفت تقسیم کیا جاوے۔ تاکہ اس دھرم استھان کی شان دوبالا ہو۔ اس خیال کو لے کر بہت کوشش کی گئی۔ کئی ذمہ دار اصحاب سے بھی ملا۔ مگر کسی نے کوئی خاص توجہ نہ دی۔ جس سے مایوس ہو کر خاموش ہی ہونا پڑا۔ آخر ہر طرف کی پوری ناامیدی کے بعد اب مجبوراً اس پستک کو کتب فروش کے حوالہ کرنا پڑا۔ جس کا دراصل مجھے دکھ ہے۔ کہ افسوس مفت تقسیم ہونے والی پستک آج فروخت ہو رہی ہے۔ ہاں اگر اب بھی کوئی دانی بھگت یا کوئی کمیٹی اسے ہندی۔ اردو یا گورمکھی میں شائع کر کے لوک اور پرلوک میں یش لینا چاہے۔ تو میں بخوشی اس پستک کو دینے کے لئے تیار ہوں ؎

چونکہ مجھے اس پستک کی تیاری میں باوجود میری کوششوں کے بھی عام معلومات کے مہیا کرنے میں کسی نے بھی میری امداد نہیں کی۔ اس لئے ممکن ہے۔ کہ میری ان معلومات میں کئی ایک غلطیاں یا کمزوریاں رہ گئی ہوں۔ جن کے لئے میں معذور ہوں۔ اس لئے کوئی صاحب ہرگز کبیدہ خاطر نہ ہوں۔ بلکہ کوشش کر کے مکمل حالات مہیا کریں۔ تاکہ دوسرے ایڈیشن میں وہ تمام کمزوریاں پوری کی جا سکیں ؎

انتم بھگوان شری لکشمی نارائن دیو جی کے چرن کملوں میں ہاتھ جوڑ کر بنیتی کرتا ہوں۔ کہ ہے ناتھ! میری یہ ہر طرح سے ناقابل اور تچھ پھول مالا سویکار کریں۔ جو میں نے اپنے دلی شردھا اور پریم کے سگندھت پھولوں سے تیار کر کے ارپن کی ہے۔ اور اس گنہگار کو اپنے چرن کملوں کی بھگتی پردان کریں ؎

دے بھگتی لکشمی پتے شرن پڑا ہوں آئے
دین دکھی ہوں ہین متی کیجو آپ سہائے

بھگت جنوں کے چرنوں کا داس:۔
سیوک لال چند دھمنا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شری لکشمی نارائن آئینہ

بھگوان شری لکشمی نارائن دیوجی کے چرن کملوں میں

پرارتھنا

لکشمی نارائن جی تیرا سہارا رہے
لگتا درس جی تیرا پیارا رہے
شوبھا تیری ہے پربھو کس مکھ سے ورنن کر سکیں
بستا آنکھوں میں یہ ہی نظارا رہے
دل میں ہے خواہش یہی من تیرے چرنوں میں لگے
بہتی پریم کی دل سے دھارا رہے
پریم بھگتی ناتھ جی بڑھتی رہے نت نت نئی
چھب موہنی کا دل میں اُجیارا رہے
بھگت وتسل نام تیرا دیر کیوں اتنی کری
ہوتا بھگتوں کو تیرا اشارہ رہے
دان بھگتی کا کرو چرنوں کی پریتی بخش دو
لال چندر بھی تیرا دولارا رہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

—: श्री लक्ष्मी नारायण जी दुर्ग्याणा तीर्थ अमृतसर :—

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شری لکشمی نارائن آئے نمہ

بھگوان شری لکشمی نارائن دیوجی کے چرن کملوں میں

پرارتھنا

لکشمی نارائن جی تیرا سہارا رہے
لگتا درس جی تیرا پیارا رہے

شوبھا تیری ہے پربھو کس مکھ سے ورنن کر سکیں
بستا آنکھوں میں یہ ہی نظارا رہے

دل میں ہے خواہش یہی من تیرے چرنوں میں لگے
بہتی پریم کی دل سے دھارا رہے

پریم بھگتی ناتھ جی بڑھتی رہے نت نت نئی
چھب موہنی کا دل میں اُجیارا رہے

بھگت وتسل نام تیرا دیر کیوں اتنی کری
ہوتا بھگتوں کو تیرا اشارہ رہے

دان بھگتی کا کرو چرنوں کی پریتی بخش دو
لال چند بھی تیرا دولارا رہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

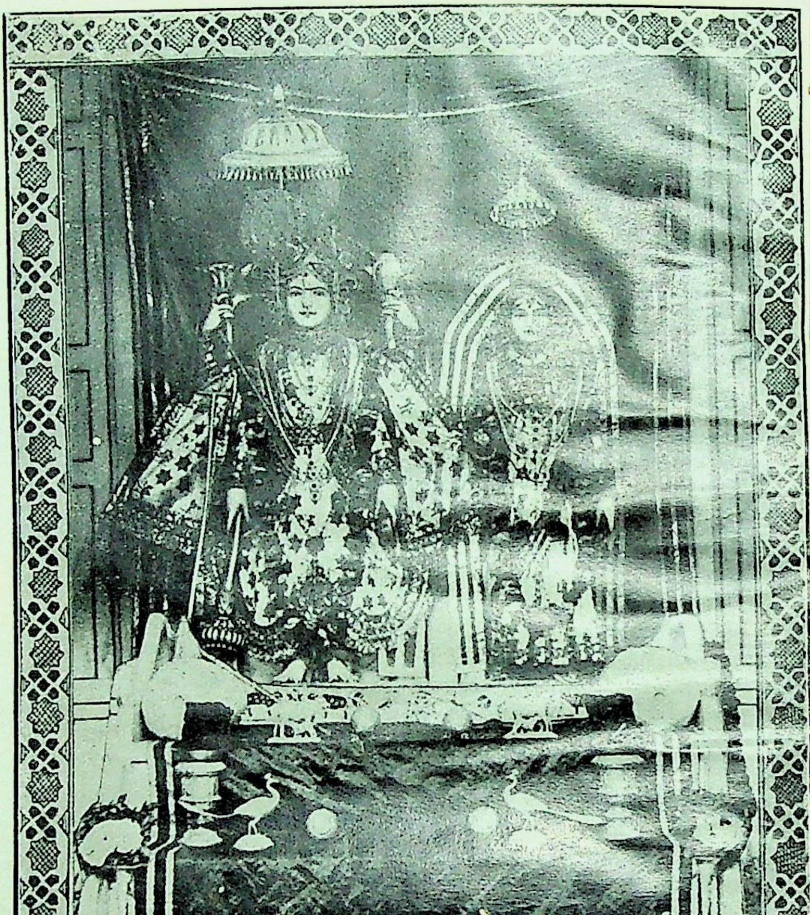

—: श्री लक्ष्मी नारायण जी दुर्ग्याणा तीर्थ अमृतसर :—

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پنجاب میں ہندوؤں کے واحد اور لاثانی تیرتھ

دربار شری لکشمی نارائن درگیانہ امرتسر کی مہما!

دین جان کرپا کرو ہے پربھ دین دیال
ہاتھ جوڑ بنتی کروں گوپی ناتھ گوپال

زمانہ کی رنگت

پریم کا سماں تھا۔ اتفاق کی لہر چل رہی تھی۔ اتحاد جوبن پر تھا۔ محبت کا نور برس رہا تھا۔ کہ یکایک زمانہ نے پلٹا کھایا۔ ہوا بدل گئی۔ موسم تبدیل ہو گیا۔ ہندوؤں پر مصیبت کے بادل چھا گئے۔ ظلم کی آندھیاں چلنی شروع ہو گئیں۔ آفت کی بجلیاں چمکنے لگیں۔ انہوں نے بھی موقعہ تاڑا۔ فوراً آنکھیں بدل لیں۔ بزرگانِ سلف کے تعلقات و زمانہ گذشتہ کے واقعات فوراً نظر انداز کر ڈالے جملہ خدمات پر پانی پھیر دیا اور تمام احسانات کو فراموش کر ڈالا گویا اس طرح

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سختیاں شروع کر دیں۔ کیا جس درخت کی چھاؤں تلے پرورش پائی۔ اسی کی جڑوں پر کلہاڑا رکھ دیا۔ جن کے ہاتھوں چلیوں دودھ پیا۔ انہیں پر ہی ڈنگ چلا دیئے۔ غرضیکہ اتنی زیادتیاں کیں۔ کہ آخر اُن کی سینہ زوریوں سے تنگ آ کر ہندو قوم کو ہر طرح کی امید دل سے مایوس ہی ہونا پڑا۔ معاملہ کو نپٹانے کی بھی بہت کوششیں کی گئیں۔ مگر بے سود ثابت ہوئیں۔

ہندو جوں جوں نرمی اختیار کرتے گئے۔ سختیاں بڑھتی گئیں۔ پردے کی آڑ میں دھرم پر کلہاڑا گھات ہو ہی رہا تھا۔ علے الاعلان قوم اور دھرم کو ملیا میٹ کرنے کے الٹی میٹم دیئے گئے۔ اب ہو تو کیا ہو۔ کریں تو کیا کریں۔ یہ خیالات تھے۔ جو اس وقت ہندو قوم کے دماغ میں چکر لگا رہے تھے۔ آخر یہی فیصلہ ٹھہرا۔ کہ ؎

کرم کی غیر سے اُمید رکھنا بے وقوفی ہے
سنبھلتے خود نہیں جب ہم تو کوئی مہرباں کیوں ہو

پرتگیہ

ان شبدوں کے کان میں پڑنے کی دیر ہی تھی۔ کہ بیروں نے کمر ہمّت باندھ لی۔ پرتگیہ کر لی۔ کہ جب تک ہندو قوم کے لئے ایسا دھرم استھان قائم نہیں کیا جاتا۔ جہاں کہ اس کو اپنے دھارمک (مذہبی) رسومات کے ادا کرنے میں پوری آزادی ہو۔ تب تک دم لینا حرام ہے۔ گو پنجاب میں کئی ایک ہندوؤں کے شبھ استھان موجود ہیں۔ مگر کوئی ایسا واحدا ور لاثانی تیرتھ نہیں ہے۔ جو ہندوؤں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی ہر پرکار کی انتی کا کارن بن سکے۔ اس لئے پنجاب کے مذہبی دار الخلافہ امرتسر میں ہی اس شبھ دھرم استھان کی بنیاد رکھی جانی چاہئے۔ یہ خیال تھا۔ جو ہیروں کے دلوں میں سما گیا۔ مگر سوچ بھی تھی۔ کہ اس لاکھوں روپے کے خرچ پر ہاتھ ڈالے تو کون؟

آخر بھگوان کا سہارا لیتے ہوئے شہر کے ہیرو شریمان لالہ گور سہائی مل جی کپور دلال ہنڈیاں اپنے چند بے مثال ساتھیوں کے ہمراہ میدانِ عمل میں کود پڑے۔ بھگوان سہائی تھے۔ کام آرنبھ کر دیا۔ درگیانہ تالاب جو شہر کے اکثر تالابوں سے وسعت میں بڑا سینکڑوں سالوں سے بے آباد اور بے رونق پڑا تھا۔ کے بھاگ جاگ اٹھے۔

یہ استھان یکم ماگھ سمت ۱۹۰۵ بکرمی میں شریمان لالہ بانسی رام جی سپتر شریت لالہ شو رام داس جی بھسین چوڑ گر لاہور نواسی کے شبھ دان سے پختہ تعمیر ہو کر ہندوؤں کے لئے باعثِ راحت ہوا تھا۔ جو آج بھی اس مہا پوتر تیرتھ کے لئے منسوب کیا گیا۔ سچ جانیئے۔ تو لالہ صاحب موصوف کا وہ شبھ دان آج ہی پھل لایا ہے۔ کہ جس پر کروڑہا روپیہ بنجوشی لگایا جا رہا ہے۔ آج اس باعثِ فخر پوتر ہستی کے پوتر دان اور ببرتا کی جس قدر بھی اُپما کی جاوے۔ کم ہے؛

اس مہا کاریہ کے لئے شہر کے معززین کی ایک کمیٹی قائم کی گئی۔ جس میں شہر کے بڑے بڑے رؤسا۔ سیٹھ۔ ساہوکار اور رئیس بڑی بھاری تعداد میں شامل ہوئے۔ جس کے پریزیڈنٹ شریمان لالہ کیشو رام جی سیکھڑی۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میونسپل کمشنر و ایم۔ایل۔سی۔ اور سکرٹری شریمان لالہ کانشی رام جی آہوجہ مقرر کیئے گئے۔کمیٹی نے اس کام کو نہایت مستقل مزاجی اور دُور اندیشی سے شروع کیا۔ اور آہستہ آہستہ چار سال کے عرصے میں مندر کا استھان اور تالاب میں مندر تک آنے جانے کا پُل وغیرہ لاکھ روپے کی لاگت سے تیار کر دیا ؎

ہمّت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا
وہ کونسا عقدہ ہے جو وا ہو نہیں سکتا

دان پرنالی

تالاب میں پُل بندھ گیا۔مندر کے استھان کی جگہ مکمل ہو گئی۔ شہر کے عام ہندوؤں کو پورن وشواش ہو گیا۔ کہ بیروں کی پرتگیہ اب ضرور پھل لائے بغیر نہیں رہیگی۔ اسلیئے امداد کا موقع ہے۔ غفلت میں نہ رہنا چاہیئے بس پھر کیا تھا۔ شہر کے امیر طبقہ نے اپنے نام کے پتھر لگوانے شروع کر دیئے۔ چنانچہ حسب ذیل عمارتیں بنوائی گئیں۔

مندر کی خوبصورت اور عالیشان ڈیوڑھی شریمان لالہ مادھو رام جی چاہ والے نے بنوائی۔ دائیں طرف کا ٹھڑا شریمان لالہ ہر بھگوان جی رنگ والے نے بنوایا۔ بائیں طرف کا کنواں۔ بیٹھک اور عالی شان شوالہ شریمان لالہ گور سہائی مل جی و شریمان لالہ وو دھاوا مل جی دلال کپڑانے بنوائے۔ برھم گھاٹ شریمان لالہ چھوٹو مل جی نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بنوایا۔ لنگر کی کوٹھڑی شریمان لالہ شہزادہ نند جی نے بنوائی۔ ایک بارہ دری کسیرے صاحبان نے اور دوسری جوڑگر برادری نے بنوائی۔ بجلی سے چلنے والا پانی کا کنوآں شریمان لالہ گوکل چند جی نے بنوایا تالاب کے گردا گرد جنگلہ گول باغ کمیٹی نے تعمیر کروا دیا۔ ہر کی پوڑی شریمان لالہ سالگ رام جی کھنہ نے بنوائی۔ عالیشان کتھا بھون شریمان سیٹھ راما مل جی نوہریا نے تعمیر کروایا۔ ڈیوڑھی پر کی بیٹھک عمارت ایک ماتا جی نے بنوائی۔ مندر کی باراں چاندی کی جوڑیاں مختلف بھگتوں نے چڑھائیں۔

غرضیکہ ارد گرد اور مندر کا تمام فرش۔ دروازوں کی چوگاٹھیں۔ پُل کی برجیاں وغیرہ جو نہایت نفیس سنگ مرمر سے بنائی گئیں۔ اور بن رہی ہیں۔ شہر کے مختلف بھگتوں نے ہزاروں روپے صرف کر کے مندر کی شوبھا بڑھا کر اپنے نیک ناموں کو ہزار ہا سال کے لئے قائم کر لیا۔ اسی طرح باقی شہر میں بھی مندر کے لئے دان پرنالی شروع ہو گئی ؎

جب تلک ہیں مہر و ماہ اس فلک پہ جلوہ نما
تب تلک چمکیگی سیوا سیوکوں کی بے گماں

امرت کی برشا

خوب چہل پہل ہو گئی۔ ہر طرح سے کامیابی جھلکنے لگی۔ خلقت کی آمد و رفت کا تانتا بندھ گیا۔ کمیٹی کی طرف سے کتھاؤں کا سلسلہ شروع کر دیا گیا۔ درگیانہ سروور کی پوتر بھومی پر سب سے پہلے پہل شری مہنت ۱۰۸

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رگھبیر داس جی مہاراج چترکوٹ دھام سے اپنے تین صد بیراگی مہاتماؤں کے دل کے ساتھ شری امرناتھ جی کی یاترا کو جاتے ہوئے تین ماہ یہاں پدھار کر شری رامائن کی منوہر اور وچتر کتھا کر کے امرتسر نواسیوں کو موہت کر گئے ہوئے تھے۔ آپ کے بعد مانیہ ورویا کھیان واچسپتی پنڈت گوری شنکر جی کتھا بھاسکر اپنی منوہر امرت بانی سے امرت رس پلانے لگے۔ آپ کی امرت برشا سے ابھی لوگ ترپت نہ ہوئے تھے کہ بھارت کے پرسدھ گائن اچاریہ شری پنڈت وشنو ڈگمبر جی مہاراج کا شبھ آگمن سونے پر سوہاگہ کا کام کر گیا۔ آپ پورے ڈیڑھ ماہ تک شری رام نام کی امرت دھارا کا پرواہ چلا گئے۔ آپ کے امرتسر نواسیوں کو اتنی جلدی چھوڑ جانے کے ویوگ کو مہامہوپادھیائے شری پنڈت گینڈدت جی مہاراج شاستری نے اپنی مہا وِدوتا سے کسی حد تک شانت کیا۔ مگر آپ بھی جلدی ہی وداع ہو گئے۔ ان کے بعد سے ابھی تک ہمارے ویاکھیان واچسپتی جی براجمان ہیں۔ آپ کی ودّیا اور منوہر بانی نے جو کام امرت سر میں کر دکھایا ہے۔ قلم میں طاقت نہیں۔ کہ ان چند صفحات میں اس کا ورنن کر سکے۔ ہر روز ہزاروں نر ناری آپ کے امرت روپی اپدیش سے کرتارتھ ہو رہے ہیں ؛

اسی دوران میں ودّیا کے سورج جگت گورو شری کرشن بھارتھی تیرتھ جی مہاراج گوردھن پیٹھ نے اپنی مہان ودّیا کی نورانی جھلک سے امرتسر کے اس پوتر تیرتھ کو عرصہ سے منوّر کر رکھا ہے۔ آپ کی فلاسفرانہ اور خداداد لیاقت کی جادو بیانی کی امرت ورشا نے بھگت جنوں اور خاصکر شہر کی وِدوت منڈلی کے کومل ہردوں کو تا زندگی کے لئے اس طرح روشن کر دیا جیسے کالی رات میں پورنماشی کا چندرماں روشنی کرتا ہے ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

علاوہ ازیں اور بہت سے وِدّوان ہر روز رات دن پریم بھری کتھاؤں سے پریم رس پلا رہے ہیں - بھگت جن آنند اٹھا رہے ہیں - ہری گُن گا رہے ہیں - جے جے کار منا رہے ہیں ؎

جا بجا بہتی ہے گنگا دھرم کے پرچار کی
آ رہی ہے چار سُو سے ہی صدا جے کار کی

مندر

ہر طرف آنند ہی آنند تھا - پریم کی گلزار کھل رہی تھی - وحدت کی کلیاں چٹخ رہی تھیں - شردھا کے پھول برس رہے تھے - خوشی کے ناد بج رہے تھے - صرف اگر کسر باقی تھی - تو وہ بھگوان کے بڑے مندر کی تھی - سب کی نگاہیں اسی طرف لگ رہی تھیں - ہر بھگت کے مُکھ سے یہی پکار تھا تھی - رات دن یہی ارادھنا تھی - کہ ہے ترلوکی ناتھ! اپنا کارج آپ کرو - شکر ہے - کہ بھگتوں کی ٹیر جلد سُنی گئی - اور بھگوان نے اپنی اپار کرپا سے ہندو جاتی کے سچے سپُوت شہر کے معزز رئیس اعظم سیٹھ ریان لالہ نتھو مل جی رنگ والے کی توجہ اس جانب مبذول کرائی - جنہوں نے مندر کو اپنی گرہ سے تعمیر کروانے کے لئے ایک لاکھ روپے کی بڑی بھاری رقم خرچ کر دینے کا وعدہ کر دیا - بس اشارے ہی کی دیر تھی - مندر تعمیر ہونا شروع ہو گیا - پرماتما کا لاکھ لاکھ دھنیاد ہے - کہ ایک سال کے عرصہ میں مندر کی عالیشان عمارت بن کر تیار ہو گئی - مندر کی عمارت کا نقشہ ایسا نفیس، خوشنما اور عالیشان مکمل ہوا - جس کی مثال پنجاب بھر میں ملنا کٹھن ہے - اور جبکہ اس پر مکمل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میناکاری اور سونے کی جڑت ہوگئی - تو پھر کہنا ہی کیا - دیوتا گن درشنوں کے لئے پدھاریں گے - ایشور کرے - کہ وہ دن جلد آوے - کہا ہے ؎

جننی جنے تو بھگت جن یا داتا یا سُور
نہیں تو جننی بانجھ رہے کاہے گنوائے نُور

جل پرویش

ادہر ابھی مندر کی عمارت زیر تعمیر ہی تھی - کہ ادہر سرود ھ میں جَل پرویش کرنے کا نشچے ٹھہرا - عام اعلان کیا گیا - دُور دُور سے یاتری درشنوں کے لئے آگئے - بھارت ورش کے کل تیرتھوں کا جل منگوایا گیا - کانشی جی کے بڑے بڑے ودوان پنڈتوں کو نمرتن بھیجے گئے - اور اس پوتر رسم کی ادائیگی دیش پوجنیہ بھارت بھوشن شریت پنڈت مدنموہن مالوی جی مہاراج کے شبھ ہاتھوں سے کروائی جانی نشچے ٹھہری - آپ تاریخ مقررہ پر بمعہ کانشی جی کی ودوت منڈلی کے یہاں پدھارے - سرود ھ میں جا بجا عالیشان منڈپ رچائے گئے - اور آٹھ دن تک بڑی شان و شوکت سے ہون یگیہ ہوتے رہے - سارے شہر کے پنڈتوں اور ودیارتھیوں کی منڈلیاں جپ کرنے کے لئے سشتو بھت ہو گئیں - وید پاٹھ ہونے لگے - بھجن و کیرتن کا آنند ہوتا رہا - پوجن اور آرتیاں پریم برساتی رہیں - آخر ویروار کتک ودی ۱۳ سمت ۱۹۸۲ کے شبھ دن سرود ھ میں جل پرویش کی رسم ادا کی گئی - اس وقت کا نظارہ قابل دید نظارہ تھا - چاروں طرف بھگتوں کے دِلوں کے دِل نظر آرہے تھے - ہر اک کے چہرہ پر نور برستا تھا - پریم سے من بھرپور تھا - گنگا مائی کی جے جے کار منا رہے تھے - ہر بھوگن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گا رہے تھے سے

تھی کمی بھاگیرتھی کی سو بھی پوری ہوگئی ا
آس تھی باقی یہی وہ بھی پوری ہو گئی

تربھنی

سرو وریں جل پڑنے کی دیر ہوئی۔ ارد گرد کی کایا ہی پلٹ گئی۔ چاروں طرف بہار ہی بہار نظر آنے لگی۔ گویا بسنت رتو اپنا جلوہ دکھا رہی ہے۔ بیکنٹھ دھام سجا رہی ہے۔ درختوں کی قطاریں۔ ٹھنڈی ہواؤں کے جھونکے۔ پانی کی لہریں۔ سبزہ زار کی ادائیں۔ مندروں کی پرچھائیں عجب شوبھا دکھانے لگیں ادھر کتک وری سمت ۱۹۸۲ ۱۵ کو تربھنی پار کرنے کا بھی مبارک دن آپہنچا۔ عام جنتا کو اطلاع تو مل ہی چکی تھی۔ پرانا کال جب سمے پرم پوجیہ شری مدن موہن مالوی جی مہاراج شری گنگا ماتا جی کی پونچھ پکڑ کر سرو ور پار کرنے لگے تھے۔ اس سمے کی مہما کو ورنن کرنا قلم کی طاقت سے باہر ہے۔ اس وقت کا نظارہ ایک وچتر درشیہ تھا۔ کون بدقسمت ہندو گھرانہ ہوگا۔ جو معہ عیال و اطفال اس وقت کی چھبی کو اپنی آنکھوں سے نہ نہار رہا ہو۔ شہر کی تمام ہندو دکانیں بند تھیں۔ گلیاں مقفل ہو چکی تھیں۔ صرف پہرہ دار ہی دروازوں پر کھڑے تھے۔ تالاب کے گرد اگرد اتنا ہجوم تھا۔ کہ ہر طرف لوگوں کے سر ہی سر نظر آتے تھے۔ چاروں طرف سے جے جے کار کے پریم بھرے جیکارے خوب جلوہ دکھا رہے تھے۔ بھگت جن پھول برسا رہے تھے۔ یہی معلوم دیتا تھا۔ کہ شاید اکاش سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیوتا پھولوں کی برکھا کر رہے ہیں۔ ہجوم اس قدر تھا۔ کہ باوجود کئی کوششوں اور تالاب کی وسعت بہت وسیع ہونے کے بھی سینکڑوں سجنوں کو اس نظارے سے محروم ہی رہنا پڑا۔ اس دن سے شہر کا پریم بہت بڑھ گیا۔ اور یہ پوتر استھان ہندو قوم کا تیرتھ مقرر ہوا۔ ہزاروں نرناری نت پرتی اشنان کر کے اپنے جنم سپھل کرنے لگے ؎

رسم کا تو نام تھا مقصد جگت اودھار تھا
غور سے دیکھا جبھی جلوہ موہن ساکار تھا

سواری

مندر کا نقشہ نہایت کمالیت کو پہنچ چکا تھا۔ اس کی دلربا بناوٹ چاروں طرف پانی کی سجاوٹ عجب بہار دکھلا رہی تھی۔ اور بھگت جنوں کے دل لبھا رہی تھی۔ دلوں میں یہی بھاونا تھی۔ لبوں پہ یہی پرارتھنا تھی۔ کہ ہے بھگت وتسل لکشمی پتی! اس مندر کی شان کے شایاں درشن دے کر کرتارتھ کر لو۔ بس کیا تھا۔ بھگتوں کی فریاد سنی گئی۔ دلوں کی کامنائیں پوری ہو گئیں۔ بھگوان اپنا سب سے سُندر روپ دھارن کر کے چتر بھج روپ میں پرگٹ ہو گئے۔ شہر میں سواری کا اعلان کیا گیا۔ سواری جیٹھ سُدی پنچمی سمت ۱۹۸۴ مطابق ۴ جون ۱۹۲۷ء بروز سنیچر وار بوقت ۴ بجے شام شریمان لالہ نتھومل جی کی کوٹھی سول لائن سے چلنی شروع ہوئی۔ اس دن شہر میں ناغہ تھا۔ کل بازار بند تھے۔ شہر کا ہر چھوٹا بڑا سواری کی انتظار میں تھا۔ کوٹھی سے لیکر مندر تک جنتا ہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جنتا نظر آتی تھی - کوئی ہی ہندو بچہ ایسا ہوگا - جو اس دن بھگوان کے درشنوں سے خالی رہا ہو - اندازہ لگایا گیا تھا - کہ اس سمے دو لاکھ سے زیادہ پبلک کا ہجوم تھا - شہر کی تمام سوسائٹیاں - سیوا سمتیاں - سبھائیں - بھجن منڈلیاں - نرسنگھے والے سادھو مہاتما سنت اور مہنت ہمراہ تھے - شری نارائن بھگوان شری لکشمی سہت سنہری سنگھاسن پر براجمان بھگت جنوں کے ہردوں کو موہت کر رہے تھے - اس سمے کی شوبھا لکھنے کے لئے کس کی قلم میں طاقت ہے - صرف اتنا ہی لکھ دینا کافی ہے - کہ جس نے بھی یونہی آپ کی سنو سرادھبُت چھبی کو نہارا - بلا تفریق مذہب و ملت سر تعظیم کے لئے زبردستی جُھک گیا - اور زبان سے واہ واہ کے صدہا نعرے بیساختہ نکل گئے -

آپ کے سنگھاسن کے گرد اگرد درگیانہ سیوا سمتی کا چکر تھا - درمیان شہر کے جملہ بڑے بڑے رئیس معززین شرفا ، ووکلا ہم قدم ہوتے ہوئے بھگوان کے سنگھاسن کو خود کھینچ کر اپنے پریم بھاؤ کا نظارا دکھلا رہے تھے - جن میں سینکڑوں بھگت جن ننگے پاؤں اپنے بھگتی بھاؤ کا پورا ثبوت دے رہے تھے - جوں جوں سواری گذرتی رہی - سڑک پر پھولوں کا فرش بچھتا گیا - عطر و گلاب کی بارش ہوتی رہی - اور بھگوان کی جے جے کار کے خوش گلو جیکارے زمین و آسمان کو گونجاتے رہے غرضکہ رات کے دس بج گئے - سواری مندر کے قریب پہنچ گئی - یہاں اتنی بھیڑ تھی - کہ تل پھینکنے سے نیچے نہ گرتا تھا - استری و پرش - بچے و بوڑھے پروانوں کی طرح بھگوان کے چرنوں میں گر رہے تھے - آخر مندر کے سامنے آکر سواری ٹھہر گئی - سب نے دل بھر کر درشنوں سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اپنے سینوں کو ٹھنڈا کیا - اسی پریم میں رات گذر گئی ؎

اس سواری کی بھلا شوبھا کہے کس کو گماں
جبکہ خود بھگوان ہی تھے ہر جگہ جلوہ کناں

جلوہ نمائی

اگلے دن یگیہ منڈپ رچا گیا - بھگوان کا پوجن ودھی پوربک آرنبھ ہوا - امرتسر و کاشی جی کے ودوان پنڈتوں کے ذریعے پانچ دن تک پوجن اور ہون ہوتے رہے - ویدودھنی آکاش منڈل کو پوتر کرتی رہی - آخر جیٹھ سدی دسمی سمت ۱۹۸۴ شکروار مطابق ۱۰- جون ۱۹۲۷ء کو ایک بڑا بھاری میلہ منایا گیا - جس کا اعلان پہلے کیا جا چکا تھا - رونق کا کیا ٹھکانہ - وہی سواری کا سا نقشہ - کندھے سے کندھا گھس رہا تھا اس دن پورے ڈیڑھ بجے بھگت وتسل - پورن برہم - ترلوکی ناتھ - بھگوان شری لکشمی نارائن جی سنکھ - چکر - گدا اور پدم دھارن کئے اپنے بھگت جنوں کو سکھ پہنچانے کے لئے شیش جی کو تیاگ کر کشیر ساگر سے پربھو شری لکشمی سہت جلوہ افروز ہوئے - آپ کی سندر اور من موہنی مورتی کے درشنوں سے یہی پرتیت ہو رہا تھا - کہ اس سمے کروڑہا کاندیوؤں کا روپ آپ کے سندر مکھ کی اک جھلک پر بجت ہو رہا ہے - اور ہزاروں چندرماں آپ کی اس ادبھت چھبی پر موہت ہوئے جا رہے ہیں - غرضیکہ آپ کے درشنوں نے بھگت جنوں کے چکور چت کو وہ آنند پہنچایا - جو شاید انہیں مکتی کے سمے میں بھی پراپت نہ ہو - یہی ایک سماں تھا -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

* सरोवर और दरबार श्रीलक्ष्मीनारायणजी अमृतसर जो अभी बन रहा है *

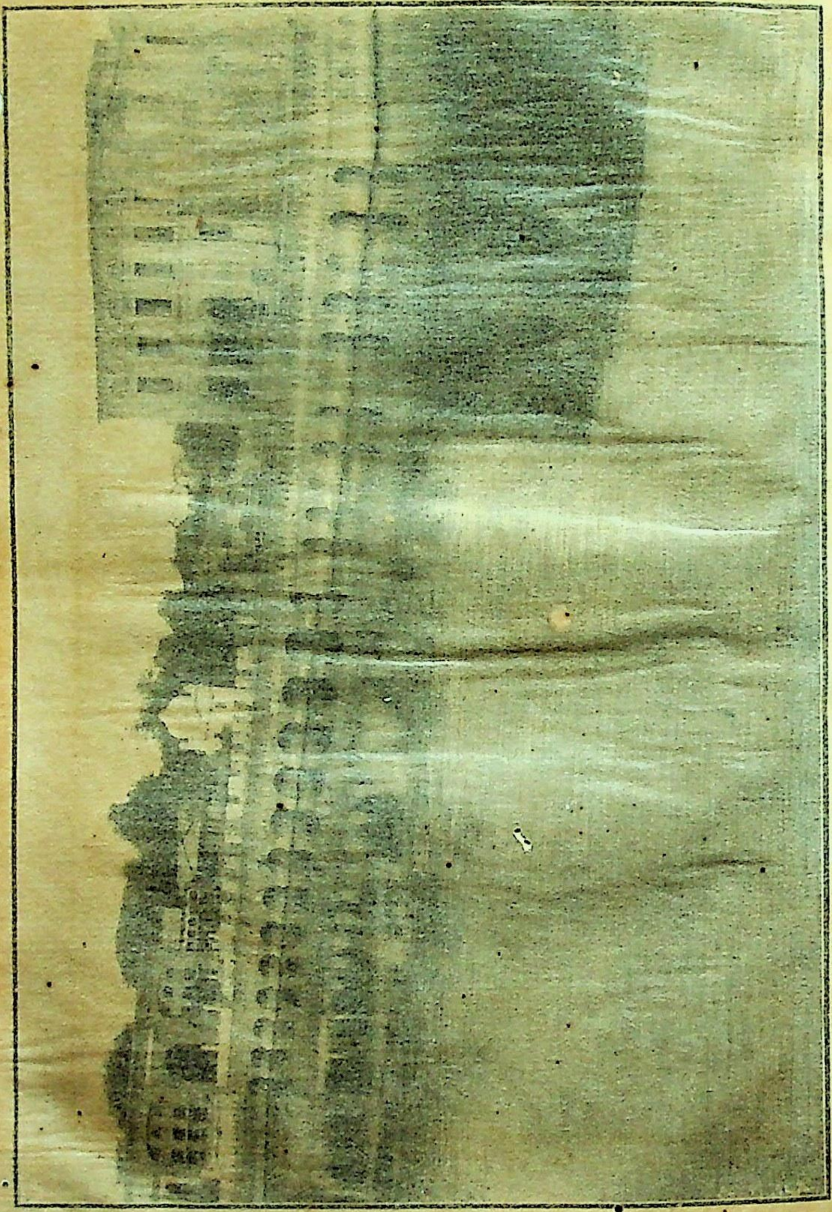

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اپنے سینوں کو ٹھنڈا کیا - اسی پریم میں رات گذر گئی ۔ ع

اس سواری کی بھلا شوبھا کہے کس کو گماں
جبکہ خود بھگوان ہی تھے ہر جگہ جلوہ کناں

جلوہ نمائی

اگلے دن یگیہ منڈپ رچا گیا - بھگوان کا پوجن ودھی پوربک آرمبھ ہوا - امرتسر و کاشی جی کے ودوان پنڈتوں کے ذریعے پانچوں دن تک پوجن اور ہون ہوتے رہے - وید دھنی آکاش منڈل کو پوتر کرتی رہی۔ آخر جیٹھ سُدی دسمی سمت ۱۹۸۴ شکروار مطابق ۱۰- جون ۱۹۲۷ء کو ایک بڑا بھاری میلہ منایا گیا - جس کا اعلان پہلے کیا جا چکا تھا - رونق کا کیا ٹھکانہ - وہی سواری کا سا نقشہ - کندھے سے کندھا گھس رہا تھا اس دن پورے ڈیڑھ بجے بھگت وتسل - پورن برھم - ترلوکی ناتھ - بھگوان شری لکشمی نارائن جی سنکھ - چکر - گدا اور پدم دھارن کئے اپنے بھگت جنوں کو سکھ پہنچانے کے لئے سنگھاسن جی کو تیاگ کر کشیر ساگر سے پیہم شری لکشمی سمیت جلوہ افروز ہوئے - آپ کی سندر اور من موہنی مورتی کے درشنوں سے یہی پرتیت ہوتا تھا - کہ اس سمے کروڑہا کامدیوں کا روپ آپ کے سندر مکھ کی اک جھلک پر بھینٹ ہو رہا ہے - اور ہزاروں چندرماں آپ کی اس ادبھت چھبی پر موہت ہوئے جا رہے ہیں - غرضیکہ آپ کے درشنوں نے بھگت جنوں کے چکور چت کو وہ آنند پہنچایا - جو شاید انہیں مکتی کے سمے میں بھی پراپت نہ ہو - یہی ایک سماں تھا -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

* सरोवर और दरबार श्रीलक्ष्मीनारायणजी अमृतसर जो अभी बन रहा है *

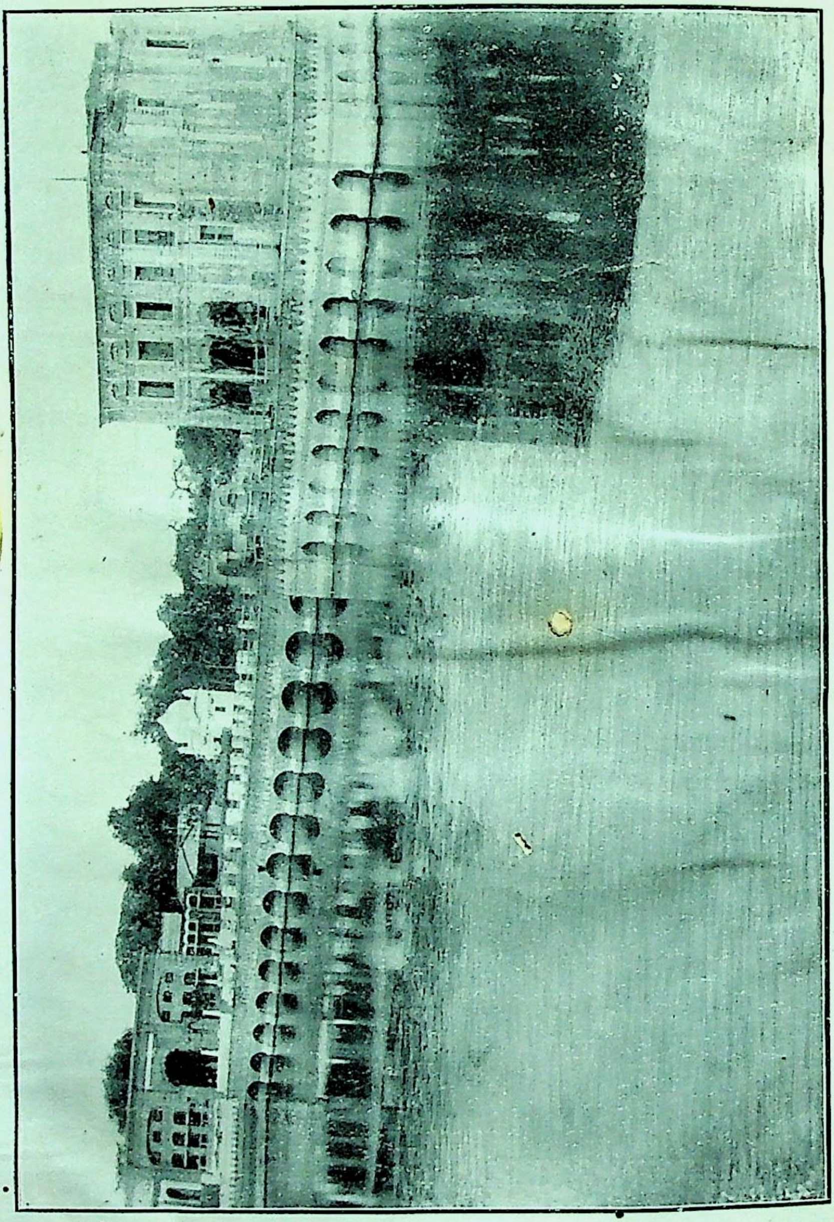

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جبکہ بھگت جن اپنے جنم کو سپھل کہہ رہے تھے۔ اور اپنے من کو بھگوان کے ارپن کئے بے شُدھ پتھر کی مانند کھڑے بیکنٹھ ناتھ کی چھب کو نہار رہے تھے۔ پھولوں کی بارش ہو رہی تھی۔ ہزاروں نرناری ہاتھوں میں پھُول لئے دوڑے چلے آ رہے تھے۔ شردھا کا یہ نظارہ کہ روپوں کی جھنکار اندر کی برکھا کو مات کر رہی تھی۔ جے جے کار سے آکاش گمرنج رہا تھا۔ گندھرب گائن کر رہے تھے۔ اسی پریم میں آرتی اتاری گئی۔ چرنامرت اور پرساد بانٹا گیا۔ اسی طرح آدھی رات تک ہی منگل ہوتا رہا۔ اگلے دن صبح ابھی چار بھی نہ بجے تھے۔ کہ بھگت جنوں کے ہجوم دروازے پر آ موجود ہوئے۔ بھگوان بھی بھگتوں کے اتنے ہتیشی۔ کہ پریم میں پورا اسین بھی نہ کیا فوراً درشنوں کے لئے دروازے کھلوا دئیے۔ اور اپنے درشنوں سے بھگت جنوں کے ہردوں کو شانت کیا سہ

جسے کہتے ہیں نرگن آج وہ ساکار ہوتے ہیں
چتربھج روپ میں دیکھو پربھو اوتار ہوتے ہیں

پرم آنند

بس اسی طرح آنند برسنے لگا۔ دن بدن مہما بڑھتی گئی۔ بھگت جن ہزاروں کی تعداد میں نت پرتی درشنوں کے لئے آنے لگے۔ آجکل تو صبح شام میلہ سا لگا رہتا ہے۔ جا بجا کتھاؤں کے ذریعہ امرت کی برشا برس رہی ہے۔ دھرم اُپدیش کی نہریں جاری ہیں۔ سادھو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مہاتماؤں کی منڈلیاں شوبھایمان ہیں - ہری کیرتن ہو رہے ہیں گنگا کی امرت دھارا بہ رہی ہے - چاروں طرف مندروں کی شوبھا عجب رنگ جما رہی ہے - غرضیکہ جدھر نظر دوڑاؤ - آنند ہی آنند جلوہ دکھا رہا ہے - پریم برسا رہا ہے - دونوں سمے کی آرتیوں کا نظارہ تو خاص قابل دید ہوتا ہے - بھگت جن پریم سے گاتے بجاتے چونکیاں چڑھاتے سینکڑوں کی تعداد میں آرتیوں میں شامل ہوتے ہیں - اور خوب پریم سے آرتی اُتار کر بھگوان کے درشنوں سے اپنے جنم جنمانتر کے پاپوں کا ناش کراتے - پرکھو گن گاتے - آنند اٹھاتے - منگل گاتے - ہری بھجن میں مصروف رہتے ہیں - اس جگہ تو سے

آنند کے آنند میں آنند بھی آنند ہے
آنند میں ہیں سب مگن چھوٹا بڑا آنند ہے

درشن

وقت سحر کی اٹکھیلیاں - ٹھنڈی ہوا کے جھونکے - امرت پان کی آشا اور پربھو درشنوں کی ابھلاشا بھگت جنوں کو بستر راحت سے جلد بیدار ہونے پر مجبور کر دیتی ہے - پریمی جن فوراً بستر چھوڑ سیدھے بیکنٹھ دھام کا رکھ کرتے ہیں - اور اپنے پیارے کی دید سے پہلے اپنے تن کی اپوترتا کو سرودر کی امرت دھارا میں پوتر کر سیدھے بھگوان کے چرنوں میں جا سر جھکاتے ہیں - ادھر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھگت سکھدائی ترلوکی ناتھ اپنے سُندر بھوشنوں - انمولیہ رتنوں اور نانا پرکار کے ادبھت شرنگار سے سشوبھت ہو رتن جڑت سنگھاسن پر چتر بھج روپ میں ہری پہ لکشمی سہت آن براجتے ہیں۔ آپ کی سُندر جُگل جوڑی کی منوہر چھب کی مقناطیسی شکتی بھگت جنوں کو اپنے پریم میں اس طرح بیتاب کر دیتی ہے۔ جیسے چکور کو چاند - سرگ کو سگندھی اور بھنورے کو پھول موہت کر لیتے ہیں۔ تاوقتیکہ آپ خود دروازہ بند نہ کروالیں۔ بھگت جنوں کا درِ دولت سے ہٹ جانا ناممکنات سے ہے۔ چاہے کھڑے کھڑے سُوکھ کیوں نہ جائیں۔ غرضیکہ نت پرتی بھگوان کی نئی نئی سجاوٹ شرنگار کی بناوٹ - مندر کی جھلملاہٹ - بجلی کی چمکاوٹ - درگیانہ سرو ور کو سورگ دھام بنا رہی ہے ہر روز ہزاروں نرناری - بھگوان کی منموہنی جھانکی کے دلفزا جلال پر اپنی شردھا اور بھگتی کے پھول برسا رہے ہیں ہری گن گا رہے ہیں - اور جیتے جی سورگ دھام کا آنند اُٹھا رہے ہیں

درس کی تڑپ رہے پریم رہے چرنن کا
لب پہ ہو نام سدا لال نند نندن کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شری گنیشائے نمہ

بیکنٹھ دھام کی چند تواریخی دیواستھانوں کا ورنن

(۱) شری گنیش جی کا مندر

جے گنپت تربھون پتی جے جے آد گنیش
جے بھو بھے کل ملی ہرن منگل کرن مہیش

یہ سب سے پرانا تین سو سال کا پراچین مندر ہے۔ شہر کے نیارتیے صاحبان نے بنوایا تھا۔ دروازہ نوہ گڑھ کے باہر نکلتے ہی داہنی طرف ہے۔ نہایت سندر اور خوشنما بنا ہؤ دیکھنے میں اعلےٰ اور نفیس ہے۔ پرانی کاریگری کا ظاہری نمونہ ہے۔ اب سطح زمین سے آدھ منزل نیچے ہوگیا ہے مگر کہا جاتا ہے۔ کہ یہ مندر شہر میں سب سے اونچا ایک ٹیلے پر بنایا گیا تھا۔ ارد گرد قلعہ کی طرح کھائی تھی۔ جو سدا پانی سے لبریز رہا کرتی تھی۔ یہ استھان اتنا اونچا تھا۔ کہ صبح سورج کی سب سے پہلی کرن گنیش جی کے چرنوں میں پہنچا کرتی تھی۔ یہاں پر ہراکاتسی اور گنیش چوتھ کے دن خوب بھجن اور کیرتن ہوتا ہے۔ بھگت جن پریم سے درشنوں کے لئے آتے ہیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

9826
92.7.2009
0.2/5
515

(۲) شری چنڈ کا ماتا کا مندر

جے جے ماتا چنڈکا جے جے اسُر سنگھارنی
نمسکار کروں بار بار جے جے بھگت اپھارنی

یہ مندر بھی بہت پراچین کہا جاتا ہے۔ شری مان لالہ اٹھوان مل جی کی یادگار ہے جن کے نام پر اٹھوان مل کی گلی کوڑہ محلہ میں مشہور ہے۔ مندر اور اُس کے گرد اگرد مکانات کی بناوٹ اس کے پراچین ہونے کی شاہد ہے۔ ہر سال یہاں ساون شُدی چودس کو ایک بڑا میلہ لگتا ہے۔ شہر کے سب نرناری بھگوتی دیوی کے درشنوں کے لئے آتے ہیں خوب رونق ہوتی ہے۔ کتھا اور کیرتن ہوتے ہیں۔ بھگت لوگ راتری کو جاگرن کرتے ہیں یہ مندر بھی عمدہ ہے۔ اس کے عین بالمقابل لالہ صاحب موصوف کے سپُتر شری مان لالہ پیڑا مل جی کے نام سے ایک باغیچی مشہور ہے۔ جہاں پر بھی بھگوان کا ایک خوبصورت مندر شوبھا مان ہے۔ اردگرد باغیچی اور پھلواڑی بھی ہے۔ سادھو مہاتما اور یاتریوں کے ٹھہرنے کی عمدہ جگہ ہے۔ جہاں پر ہر منگلوار خوب بھجن کا آنند ہوتا ہے۔ بھگت جن کافی تعداد میں شامل ہو کر پریم رس پان کرتے ہیں ؂

(۳) شری کالی ماتا کا مندر

جے کالی کلکتے والی کروں کوٹ پرنام
نمسکار کروں آپ کو بار بار تیرو دھام

یہ مندر بھی تین سو سال سے زیادہ عرصہ کا بنا ہوا بتایا جاتا ہے۔ اردگرد کا استھان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس سمے جنگل روپ میں تھا۔ اکیلے دکیلے کا یہاں رہنا نہایت ہی کٹھن تھا۔ پجاری لوگوں کو اگر شہر سے کوئی چیز منگوانی پڑتی تھی۔ تو ایک روپیہ میں سے چار آنہ مالک کے اور بارہ آنے اس چیز لانے والے کے ہوا کرتے تھے۔ گویا شہر تک کا جانا اُن دنوں میں نہایت خطرناک تھا۔ جوں جوں آبادی ہوتی گئی۔ مندر ترقی پذیر ہوتا گیا۔ اب یہ مندر بہت عمدہ پرانے فیشن کا نمونہ ہے۔ بھگوتی کالی کی وشال مورتی دُرشٹ جنوں کے لئے بھے کے دینے والی ہے۔ بھولے بھنڈاری شوجی مہاراج بھی ساتھ ہی وراج رہے ہیں۔ اب مندر میں ٹائیل وغیرہ خوب لگائے گئے ہیں۔ یہاں ہر اتوار کو خوب کیرتن ہوتا ہے۔ بھگت جن خوب پریم سے ماتا کے چرنوں میں بھجن کرتے ہیں ؞

---

(۴) شری ست نارائن سوامی کا مندر

جے ست نارائن پربھو جے سکھ سُرت کے دھام

نمسکار کروں بار بار اور ساکھشٹانگ پرنام

بھگوان کا یہ چھوٹا سا مندر شریمان لالہ کشن چند۔ ہری چند۔ رادھا کشن اور کاہن چند صاحبان نے اپنے پتا لالہ روپ چند جی ستی والے کی یادگار میں جیٹھ شدی پنچمی سمت ۱۹۸۵ کو بنوایا ہے۔ مندر بہت عمدہ اور خوبصورت ہے۔ بھگوان کی سندر جگل جوڑی کے من موہنی درشنوں سے طبیعت باغ باغ ہو جاتی ہے۔ مندر کے احاطہ میں سنسکرت کالج۔ لائبریری اور لنگر بڑے وسیع پیمانے پر چل رہے ہیں۔ یہاں ہر روز سینکڑوں پرانیوں کو دن رات بھوجن سے آنندت کیا جاتا ہے۔ اس مندر میں بھی ہر تہوار خوب شان و شوکت سے منایا جاتا ہے۔ ہر روز ست سنگ اور کتھائیں ہوتی رہتی ہیں۔ شری رامائن کا اکھنڈ پاٹھ جاری رہتا ہے۔ اور کیرتن وغیرہ سے بھی بھگت جنوں کو خوب ترپت کیا جاتا ہے۔ مندر دن بدن ترقی کر رہا ہے ؞

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱۵) شری کرشن چندر جی کا مندر

ہے کرپالو دیاندھے اے پیارے گھنیشام
تیرے چرنوں میں کروں کوٹ بار پرنام

یہ مندر ایک شہید قوم کی یادگار کا الوکک درشیہ ہے۔ شریمان لالہ چھبیٹول جی دلال کے سپتر عزیز مانک چندجی مارشل لا کی بہلی گولی کا نشانہ ہوئے تھے جس کے عوض میں گورنمنٹ کی طرف سے والدین کو گیارہ ہزار روپیہ ملا تھا جسے لالہ صاحب موصوف نے اپنے پتر کی یادگار میں بھگوت نمت ارپن کر دیا جس سے یہ سندر مندر تعمیر کیا گیا۔ جو برہم گھاٹ کی پوتر بھومی پر شسشوبھت ہے۔ دیکھنے میں خوبصورت اور بےنظیر ہے۔ بھگوان کی سندر جگل جوڑی کے درشن تو اس قدر منموہنے ہیں۔ کہ دیکھنے سے جی نہیں بھرتا۔ آپ کی جھانکی سندرتائی بھی واقعی لاجواب ہے۔ اور درشنوں سے تعلق رکھتی ہے +

(۱۶) شری بھگوتی گنگا ماتا کا مندر

جے بھگوتی جے سُرسری جے گنگے جگ تارنی
دُکھ ہرنی سُکھ داہنی جے جے پاپ نوارنی

یہ مندر مہاراجہ رنجیت سنگھ جی کے وقت کا بنا ہوا ہے۔ نہایت دلفریب سنیری ہے بھگوتی گنگا ماتا جی کی ساکھشات ادھبت مورتی دل کو لبھانے والی ہے۔ آپ کے سنمکھ شری بھگوان مہادیو جی براجمان ہیں۔ جنکی وشال مورتی سفید نیلم کی ہے۔ بہت سُندر ہے۔ جو ہز ہائی نس ادھیراج مہاراجہ والیٔے جموں وکشمیر کی طرف سے بھینٹ کی گئی ہوئی بتائی جاتی ہے۔ دیکھنے میں اس قدر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خوبصورت کہ چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا - گو شہر بھر میں بھگوان مہادیو جی کی بڑی بڑی سُندر مورتیاں وراجمان ہیں - مگر آپ کی چھب ہی نرالی ہے - جیسی موہنی بھگوتی گنگے سُشوبھت ہیں - ایسے ہی آپ بھی اپنے وچتر درشنوں سے بھگت جنوں کو سکھ دے رہے ہیں - اس کے احاطہ میں اور کئی چھوٹے چھوٹے مندر ہیں - باغیچہ بھی ساتھ ہے - یہ استھان دسنامیوں کے اکھاڑہ کے نام سے مشہور ہے - اس کے موجودہ مہنت شری رام کرشن جی بھارتی چیلہ شری گوبند بھارتی جی ہیں ۔

(۷) شری شو جی مہاراج کا مندر

جے شو بھولے گوری پت جے جے سُکھ کے دھام
پریم وش ہو کر کروں بار بار پرنام

یہ مندر حال ہی میں شریمان لالہ گورسہائی مل وشریمان لالہ ودھاوامل جی ملاں نے بنوایا ہے - مندر نویں کاریگری کا اعلےٰ نمونہ ہے - ہر جگہ سفید سنگ مرمر لگایا گیا ہے - دیواریں جا بجا دیوتاؤں کے چتروں سے سُشوبھت ہیں - سوروا رے پر نندی گن جی براجمان ہیں - مندر کا سنہری چھتر بہت اعلےٰ ہے - بھولے بھنڈاری آسن جمائے بھگت جنوں کو درشنوں سے کرتارتھ کر رہے ہیں - بھجن کرنے کے لئے عمدہ استھان ہے ۔

(۸) شری بھیروں جتی کا مندر

جے بیرتا کے داتا بل میں ہو بلّی اتی
سکھ دیو و دُکھ کو ہرو جے جے بھیروں جتی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ مندر بھی پرانے وقتوں کا بنا ہوا ہے۔ مسلمانوں کے راجیہ کا بتایا جا رہا ہے۔ جہاں پر ہر اتوار کو خوب کیرتن ہوتا ہے۔ اور ہر سال شرادھوں سے پہلے اتوار کو ایک بڑا بھاری میلہ لگتا ہے۔ ساری رات بھگت لوگ جاگرن کرتے ہیں۔ بھیروں جتی جی بلوان روپ میں درشن دے رہے ہیں۔ یہ مندر بھی بہت وشال ہے۔ ودیارتھی لوگ یہاں بھی رہتے ہیں۔ اور ودیا گرہن کر رہے ہیں۔ مندر کی شوبھا اور ترقی بڑھائی جاری ہے ؛

۹) شری سیتلا مہارانی کا مندر

جے بھوانی جے مہارانی جے جے جے پٹ رانی
جے انبھے جے جگت تارنی جے جے سیتلا رانی

یہ مندر بھی بہت پراچین ہے۔ ساڑھے تین صد سال کا بنا ہوا بتایا جاتا ہے۔ اس کی عمارت پرانے طریقہ کی نفیس کاریگری کا نمونہ ہے۔ جس کا گردا گرد دیوتاؤں کی تصویروں سے سشوبھت ہے۔ اندروں حصہ بہت ہی خوبصورت ہے ؛

یہ مندر اپنی شان آپ ہے۔ بہت عالیشان ہے۔ شری بھگوتی جی سنہری سنگھاسن پر براجمان ہیں۔ اس کی مہما شہر نواسیوں پر خاص وقعت رکھتی ہے۔ کیونکہ ماتا نے بہت دفعہ اپنی پربل شکتی کا خاص ظہور دکھلایا ہے۔ یہ خبر تو کل کے بچوں تک ازبر ہے۔ کہ ایک برہمچاری ساد ہو نے اپنی زبان بھگوتی کے مندر میں کاٹ ڈالی تھی۔ اور خود آسن جما کر بیٹھ گئے تھے۔ اس کی رپورٹ کسی ناستک نے پولیس میں دے دی۔ اس وقت مسٹر وار برٹن پولیس کپتان تھے۔ آپ ایک نہایت ذی فہم اور مشہور کپتان ہو گذرے ہیں۔ ایسے کرشمات کے دیکھنے کے آپ بہت مشتاق تھے۔ اس خبر کے سنتے ہی آپ بمعہ پولیس مندر میں آپہنچے۔ اور معاملہ کے لئے پوچھا۔ تب مندر کے پجاری نے فرمایا۔ کہ کل چند لوگوں کی اس برہمچاری مہاتما سے بحث ہو جانے پر کہ دیوتا شکتیمان نہیں ہو سکتے۔ یہ صرف مورتیاں ہی ہیں۔ کچھ نہیں کر سکتیں۔ مگر ساد ہو کہتے تھے۔ کہ نہیں۔ یہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیوتا سب کچھ کر سکتے ہیں۔ کیول ہم میں وہ وشواش اور شردھا نہیں رہا۔ جو کہ بھگت جنوں کے لئے ہونا لازمی ہے۔ اسی کشمکش اور دونو طرف کی ضد نے سادھو مہاتما کو اپنی زبان بھگوتی کے ارپن کاٹنے پر مجبور کر دیا۔ کہ اگر ماتا میں شکتی ہوگی۔ تو وہ میری زبان درست کر دیگی اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ یہ مورتیاں پورن سرو شکتیمان ہوتی ہیں۔ اور سب کچھ کر سکتی ہیں۔ اس سادھو نے سب کے سامنے اپنی زبان کاٹ ڈالی ہے۔ جو اس وقت وہ گنگا جل میں پڑی ہے۔ اور بعد سب کے سامنے ہون کنڈ میں ڈالی جاویگی۔ بس یہی سب معاملہ ہے۔ وہ سادھو مہاتما بھگوتی کی ارادھنا میں رات دن لولین ہیں۔ اتنا سُنکر مسٹر وار برٹن صاحب نے وہ کاٹی ہوئی زبان اپنے پاس منگوا کر رکھ لی۔ اور حکم دیا۔ کہ اس برہمچاری مہاتما پر پہرہ لگا رہے۔ تاکہ یہ کہیں بھاگ نہ جائے۔ دیکھیں۔ اس کی زبان کس طرح ثابت ہو جاتی ہے۔ اتنا کہہ کر کٹی ہوئی زبان اپنے ہمراہ لے گئے۔ پانچ دن تک متواتر ہون یگیہ ہوتے رہے۔ پانچواں دن زبان کے درست ہونے کا دن تھا۔ کپتان صاحب پولیس بھی موقعہ پر تشریف لے آئے۔ ادھر بھگوتی کا خوب ارادھن ہو رہا تھا۔ بھگت جن ماتا کے پریم میں رنگے ہوئے بھجن گا رہے تھے۔ عین وقت پر ماتا نے اپنے بھگتوں کی لاج رکھنے کے لئے برہمچاری مہاتما کی زبان کو ویسی کی ویسی کر دیا۔ بھگوتی کی پرتیکش شکتی دیکھ کر سب نے سر جھکا دیا اور برہمچاری جی کا جلوس شہر میں نہایت تزک و شان سے نکالا گیا۔ کپتان صاحب بھی جلوس کے ہمراہ نہایت پریم و شردھا سے بھگوتی گن گاتے رہے۔ بھگوتی کے اس معجزہ نے عام لوگوں کو اپنا سیوک بنا لیا۔ اور اس دن سے مندر کی شوبھا کو چار چاند لگنے شروع ہو گئے۔ برہمچاری کے بعد بھی اسی مندر میں اور دو بھگتوں کی آجتک زبانیں درست ہو چکی ہیں۔ یہی کارن ہے کہ اس مندر میں ہر روز خوب بھیڑ رہتی ہے۔ اور سال میں دونوں نوراتروں کے دنوں میں یہاں آٹھ آٹھ یوم کا میلہ لگتا ہے۔ شہر کی تمام ماتائیں یہاں آکر پوجن کرتی ہیں۔ جاگے ہوتے ہیں۔ بھجن و کیرتن کا انند ہوتا ہے۔ اور سب نرناری ماتا کے درشنوں سے اپنی منوکامنائیں پورن کرتے ہیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مندر کا احاطہ وسیع ہے۔ اب ارد گرد نئی عمارتیں بنائی گئی ہیں۔ مندر کے لئے دو بڑے دروازے رکھے گئے ہیں۔ شوجی مہاراج کا مندر بھی ماتا کے سنمکھ ہے +

(۱۰) شری رگھوناتھ جی کا مندر

جے رگھونندن جے رگھونایک جے جے جے رگھبیر
جے سُر نایک بھگت سہایک جے جے جے بلبیر

شری رگھوناتھ جی کے مندر کی لیلا بھی وچتر بیان کی جاتی ہے۔ اس کی شرن میں جو جو مہا دیکتیاں اپنا ظہور دکھلا گئیں۔ ان کے جیون چرتروں پر روشنی ڈالنا بھگت جنوں کے ہردوں کو پرپھلت کرنا ہے۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ جی کے تخت نشین ہونے سے پہلے یہ استھان ایک کھلا میدان تھا۔ قلعہ کی حدود کے اندر تھا۔ اور پلٹنوں کی پریڈ (قواعد) وغیرہ کے استعمال میں لایا جاتا تھا۔ اس سمے پربھو کی اچھیا سے ایک بیراگی مہاتما گھومتے گھومتے یہاں آن پدھارے۔ اور اس استھان کو شہر سے دور فاصلے پر دیکھ کر اپنا آسن جما دیا۔ اور خود پربھو کی بھگتی میں لین ہو گئے۔ آپ کا شبھ نام ستشری سوامی بھگوانداس جی مہاراج تھا۔ آپ کے جیون میں کمال یہ تھا۔ کہ آپ گٹکا شکتی کے ماہر تھے۔ یعنی اگر آج آپ دس بجے امرتسر ہیں۔ تو بارہ بجے کلکتے دکھائی دیں گے۔ اور ایک بجے آپ بمبئی کی سیر کرتے ہوئے پائے جائیں گے اسی طرح آپ ایک ہی وقت میں اپنے مختلف جگہوں کے انیک بھگتوں کو درشن دے کر کرتارتھ کیا کرتے تھے۔ یہی کارن تھا۔ کہ آپ کی بھگتی کا چرچا اس قدر بڑھ گیا۔ کہ شردھالو بھگتوں نے آپ کو یہاں ہی ٹھہرنے پر مجبور کر لیا۔ آپ بردھ اوستھا کے تھے۔ مگر آپ نے اپنے اپدیش سے کابل۔ پشاور۔ کوٹ عیسے خان۔ شکارپور۔ اور کٹاس براج وغیرہ مقامات پر پربھو کے مندر استھاپت کروائے تھے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہاں پر بھی آپ کا ارادہ مندر بنوانے کا ہی تھا۔ مگر اس قلعے کی پریڈ میں مندر بنوانا
بھی کار دارد کا معاملہ تھا۔ تاہم بھی بھگوان کے سچے بھگت کے ہردے سے نکلی ہوئی
آواز بھلا کب خالی جانے والی تھی۔ آپ کے وچار کسی حد تک مکمل ہو ہی رہے تھے
کہ عمر نے وچھوڑا دے دیا۔ اور آپ یہاں ہی پرلوک سدھار گئے۔ آپ کے بعد آپ
کے چیلے شری سوامی رگھوناتھ داس جی مہاراج گدی پر براجمان ہوئے۔ اس وقت
مہاراجہ رنجیت سنگھ جی تخت پر بیٹھے ہوئے تھے۔ قلعہ کے ذمہ دار افسروں کی توجہ اس
جانب مبذول ہوئی۔ کہ اس سادھو کو یہاں سے اٹھا دینا چاہیئے۔ تاکہ مہاراجہ کو
معلوم ہو جانے پر ناراض نہ ہوں۔ اس پر بذریعہ پولیس مہاتما جی کو یہاں سے اٹھ جانے کے
لئے اصرار کیا۔ مگر وہ انکار کرتے رہے۔ آخیر معاملہ مہاراجہ تک پہنچ گیا۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ
ایشور بھگت اور سادھو سیوک تھے۔ خود چلکر مہاتما کے پاس پہنچے۔ اور عرض مدعا
بیان کیا۔ تب مہاتما نے وہاں اپنا کھنڈ منڈ یوگ دکھایا۔ (یعنی جسم کو ٹکڑے ٹکڑے
کرکے پھر ویسے کے ویسے بن جانا)۔ آپ کی اس شکتی کو دیکھ کر سب نے سر جھکایا۔ اور
مہاراجہ نے متاثر ہو کر اجازت دے دی۔ کہ اس کے ارد گرد کی تمام جگہ مہاتما کو دی جاوے
تب مہاتما جی نے یہاں ایک چھوٹی سی جھونپڑی بنا کر اپنے گورو دیو کی آتما کی آواز کو پورن
کردیا۔ یعنی بھگوان کا جھونپڑی میں مندر استھاپت کر دیا۔ اسی طرح آپ کی بھگتی نے مہاراجہ
کو اور بھی مطیع کیا۔ اور مہاراجہ نے شری رادھا کرشن کی منوہر جگل جوڑی قلعہ سے اس
جھونپڑی کی شوبھا کو چار چاند لگانے کے لئے خود بھینٹ کی۔ جو اس وقت تک مندر میں
شوبھا پا رہی ہے۔ بہت عرصہ تک پربھو کی لیلا اسی طرح ہوتی رہی۔ آپ نے اپنی تپسیا
کی کمالیت سے شکارپوری لوگوں کو بھی اپنا معتقد بنا لیا ہوا تھا۔ آپ میں دوسری صفت
یہ تھی۔ کہ وہ لوگ اپنی ضروری چٹھی لکھ کر آپکے پاس رکھ جایا کرتے تھے۔ اور دو گھنٹہ کے
بعد آکر جواب لے لیا کرتے تھے۔ چاہیئے۔ وہ سینکڑوں کوسوں کی دوری کی کیوں نہ ہو۔ آپ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نے بھگوان کا پختہ مندر بنوانا آرنبھ کیا۔ مگر اس وقت سکھوں کا راج پلٹ چکا تھا۔ انگریزوں کی حکومت تھی۔ قلعہ کے افسروں نے مندر کی عمارت کو روکنا چاہا۔ ہوتے ہوتے معاملہ ولائت تک گیا۔ اور وہاں سے حکم آیا۔ کہ یہ جگہ رگھوناتھ جی کے ارپن ہو چکی ہے۔ اس لئے مندر کی عمارت کو نہ روکا جاوے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ بات قلعہ کے عہدناموں میں موجود ہے تب مندر نہایت پریم اور بھگتی سے ایک عظیم الشان عمارت میں تعمیر ہو گیا۔ جس کی کاریگری موجودہ کاریگروں کو محو حیرت بنا رہی ہے۔ ادھر مندر کی عمارت مکمل ہو چکی۔ ادھر مہنت جی بھی ضعیف العمر ہو گئے۔ ایک دن بھگت منڈلی میں وچار ہوا۔ کہ مہاراج! آپ نے اپنے بعد کس کو گدی دینے کا ارادہ رکھا ہے۔ تب آپ نے فرمایا۔ کہ ہم کسی کو گدی پر نہیں بٹھلائینگے بلکہ کسی سیٹھ کو اپنی ایک نشانی دے جائینگے۔ ہمارا جو چیلہ اس گدی کے قابل ہوگا۔ وہ خود بخود سیٹھ کے ہاں سے وہ نشانی جا کر لے آئیگا۔ اور وہ گدی کا مالک ہوگا۔ کچھ عرصہ بعد آپ نے شریر تیاگ دیا۔ اور وہ نشانی (سمرنی) ایک بڑے سیٹھ کو دے گئے۔ آپ کے ایک چیلے شری سوامی تلسی داس جی باہر یاترا کے لئے گئے ہوئے تھے۔ سُنا کہ گورو دیوجی شریر تیاگن کر گئے ہیں۔ آپ فوراً واپس آئے۔ اور سیدھے سیٹھ کے مکان پر گئے۔ فرمایا کہ ہمارے گورو دیو کی نشانی (سمرنی) دے دیجئے۔ اس طرح آپ گدی کے مہنت بنے آپ کی بھگوان سے پریم و بھگتی کا یہ ٹھکانا تھا۔ کہ آپ ایک دن میں ٹھاکر جی کی تین پوشاکیں تبدیل کیا کرتے تھے۔ اور خود بھی تین مرتبہ کپڑے بدل لیتے تھے۔ تمام سادھوؤں کو چوماسہ کے لئے یہاں روک رکھتے تھے۔ اور بعد ایک بڑی بھاری منڈلی کے ساتھ تیرتھ یاترا کو نکلا کرتے تھے۔ راستے میں جہاں کہیں بھی قیام کرتے۔ اپنا مکان بنوا کر رہا کرتے تھے اور جاتی دفعہ اسے دھرم ارتھ چھوڑ جایا کرتے تھے۔ اور آگے جا کر نیا بنا لیا کرتے رہے اسی طرح آپ اپنی عمر کے آخیری سال شری جگن ناتھ جی کی یاترا جاتے ہوئے کلکتہ میں بیمار ہو گئے۔ آپ نے وہاں بھگوان کا مندر بنوایا۔ اور وہاں پر ہی کچھ عرصہ بیمار رہ کر سرگباش

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوگئے۔ آپ کے بعد شری سوامی سمرچند داس جی مہنتی پر براجمان ہوئے۔ آپ بھی اپنے وقت کے اعلے مہاتما ہوگذرے ہیں۔ آپ کے چولا چھوڑ جانے کے بعد شری سوامی ریوتی داس جی مہنت بنے۔ آپ نے سب سے بڑھ کر کمال دکھایا۔ یعنی مندر کے نام تین صد بیگہ اراضی قائم کردی۔ اور مندر کے خزانہ میں ایک لاکھ روپیہ نقد جمع کردیا۔ آپ کے بعد سوامی رام سروپ داس جی مہنت ہوئے۔ آپ گرہست آشرم میں پردیش کرگئے۔ اور مندر پر شہر کے معززین کی ایک پنچایت کا قبضہ ہوگیا تھا۔ اب موجودہ مہنت رام سوبھا داس ہیں۔ غرضیکہ یہ مندر بھی دیکھنے کے قابل ہے۔ مندر کی مورتیاں دیکھنے سے ہی دل پرسن ہوجاتا ہے۔ ودیارتھی لوگ رہتے ہیں۔ لنگر جاری ہے۔ باہر سے آنیوالے یاتریوں کے آرام کے لئے ہر وقت جگہ مل سکتی ہے۔ ہر سال ان کوٹ کا تہوار بڑی شان سے منایا جاتا ہے۔ جس کے لئے ایک دن پہلے شہر میں بذریعہ اشتہار منادی کروائی جاتی ہے اور سب سے بڑا آنند یہ کہ مندر کے بڑے دروازے کے سامنے دو کدم کے برکش اپنی عجیب بہار دکھلا رہے ہیں۔ مندر سرور کے کنارے پر ہے۔ بہت وسیع اور خوشنما ہے ٭

(۱۱) شری مہابیرجی کا بڑا مندر

بھگت سہائک دکھ کے ہرتا بل ودیا کی کھان
جے بجرنگ بلی سکھداتک جے جے جے ہنومان

یہ مندر بھی ایک قابل ذکر استھان ہے۔ دو صد سال کا پراچین ہے۔ دیکھنے میں بینظیر ہے۔ پنجاب بھر میں مہاں بیرجی کے تمام مندروں سے بڑا ہے۔ جو اب نہایت عالیشان طریقہ پر بنایا گیا ہے۔ اس کے سنہری چھتر دکلسوں کے دیکھنے سے جسم میں زندگی کی لہر چل جاتی ہے۔ اس کی شوبھا بڑھانے کا سہرا شریمان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لالہ پرس رام جی دلال کریانہ کے سر ہے۔ آپ بھی لگن کے سجن ہیں۔ مدت مدید سے ہر سال شری رام نومی کی عظیم الشان سواری نکالنے کا آپ کو ہی فخر ہے۔ اس وقت آپ مندر کے کھیہ منتظم ہیں۔ پچھلے دو سالوں میں مندر کی عمارت پر بیس ہزار سے زیادہ روپیہ خرچ آچکا ہے۔ ابھی عمارت زیر تعمیر ہے۔ مندر کے اس شان سے بڑھ جانے کے حالات بھی خالی از دلچسپی نہیں۔ پراچین سمے میں یہاں ایک چھوٹا سا مہاں بیر جی کا مندر تھا۔ اور یہاں ایک صوفی مہا تما جی رہا کرتے تھے۔ انہوں نے بیس سال تک متواتر مون دھارن (چُپ سادھن) رکھا۔ جن کے اخیر میں چھ ماہ وہ مندر کے اندر دھونی رما کر بیٹھ گئے۔ اور مندر کو اندر سے مقفل کر لیا۔ مہاں بیر جی کی ارادھنا کرتے رہے۔ دورانِ بیس سال آپ نے ان تیاگ رکھا تھا اگر کوئی بھگت پھل وغیرہ دے گیا۔ تو کھا لیا۔ ورنہ ہری اچھیا۔ اتنی کٹھن تپسیا کے بعد مہاں بیر جی پرسن ہو کر پرگھٹ ہوئے۔ فرمایا۔ کہ مجھے کیوں تکلیف دی۔ تب مہا تما جی بولے۔ کہ مہاراج میری اچھیا ہے۔ کہ آپ یہاں بھی نواس کر کے بھگت جنوں کو کرتارتھ کریں۔ جواب ملا۔ کہ یوں تو میرا ہر جگہ ہی استھان ہے۔ پرنتو ہمارا نواس سوائے ہنومان گڑھی (اجودھیا جی) کے اور کسی جگہ نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ سوائے ہنومان گڑھی کے باقی تمام جگہیں میری مورتیاں کھڑی پائی گئی ہیں۔ اس پر مہا تما جی بضد ہوئے۔ اور بصورت دلی اچھیا پورن نہ ہونے کے سریر تیاگ دینے کی گڑھی پرتگیا کر لی۔ تب بھگتوں کے ہتکاری مہاں بیر جی نے فرمایا۔ کہ اچھا ہمارا نواس یہاں بھی رہیگا۔ تم اس بھبھوتی کی ہماری بیٹھی ہوئی پرتما مورتی بنا کر استھاپت کر دو۔ اتنا کہہ کر آپ انتردھیان ہو گئے۔ تب مونی جی نے ویسا ہی کیا۔ آپ تقریباً سو سال کی عمر بھوگ کر سرگباس ہو گئے۔ آپ کی موجودگی میں ہی ہاتھی دروازہ کی کمبو برادری میں سے کسی گھرانے کی منو کامنا پورن ہو گئی۔ تو ایک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ماتا نے اپنا دو سال کا بچہ مہابیر جی کے ارپن کر دیا۔ جو بعد میں ہری داس جی کے نام سے اسی گدی پر پچھتر سال سیوا کر کے پرلوک سدھار گئے۔ جن کو آج سرگباس ہوئے بیس سال کے قریب ہو گئے ہیں۔ ان کے بعد سے لالہ صاحب موصوف سیوا کر رہے ہیں۔

مہابیر جی کے متعلق عام طور پر یہ پرسدھ ہے۔ کہ آپ کا مکھ سدا ایک طرف نہیں رہتا۔ آپ عموماً اپنا چہرہ بدلتے رہتے ہیں۔ نیز آپ کے چہرہ پر کرودھتا سے یا گرمیوں کے موسم میں بارہا پسینہ بھی دیکھا گیا ہے۔ یہ کلوکال کے پرتیکش پرمان ہیں۔ چند یوم کے متواتر ابھیاس سے سب سجن دیکھ سکتے ہیں۔ جہاں تک دیکھا جا چکا ہے۔ کہ جو بھی سچے دل سے آپ کی شرن پڑا۔ سب آرزوئیں پوری ہوئیں۔ یہ کارن ہے۔ کہ اس مندر کی پرتشٹھا باقی مہابیر جی کے مندروں سے ادھک ہے۔ اسی مندر کے احاطہ میں مہابیر جی کا پہلا پراچین مندر۔ شنو جی مہاراج کا مندر۔ ستی کی سمادھ۔ شری ٹھاکر جی کا مندر اور شری گائیتری ماتا کے مندر سشوبھت ہیں۔ مندر میں شری رام لکشمن اور سیتا جی کی بہت سندر مورتیاں پرتشٹھت ہیں۔ حال ہی میں مندر کے دروازے سے سمت ۱۸۰۱ بکرمی کا شریمان پنڈت برج لال جی سارسوت کوچہ تواڑیاں کا لگایا ہوا مہابیر جی کے نام ایک کنوآں برآمد ہوا ہے۔ جس کا جل بہت میٹھا ہے؎

جہاں پر عموماً ہر روز کافی بھیڑ رہتی ہے۔ مگر ہر منگلوار کو تو ایک میلہ سا لگ جاتا ہے اور بھجن و کیرتن کا خوب آنند ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ہر روز ہمارے مانیہ ور شری سناتن دھرمی اپدیشک۔ میڈلسٹ۔ کتھارتن سورن پدک پراپت شریمان پنڈت لکشمی دت جی کتھا واچک اپنی منوہر گائن روپی سنسکرت کتھا دوارہ مندر کی شوبھا کو چار چاند لگا رہے ہیں۔ بیراگی مہاتماؤں کے بعد آپ نے ہی سب سے پہلے درگیانہ سرودر پر کتھا کا سلسلہ آرمبھ کیا تھا۔ آپ کی سُریلی اور منوہر بانی سے سینکڑوں نرناری نت پرتی دھرم امرت سے فیضیاب ہو رہے ہیں؎

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بیکنٹھ نگر

سشری درگیانہ تیرتھ کی مشترکہ دیواروں کے ساتھ ہاتھی دروازہ کی طرف ایک نہایت خوبصورت نگر تیار ہو رہا ہے۔ جس میں ایک بازار اور چند کوچے بنائے گئے ہیں۔ دربار کی درشنی ڈیوڑھی سے نکلتے ہی سامنے ایک عظیم الشان دروازہ جو ابھی کمیٹی نے دس ہزار روپیہ خرچ کرکے تیار کروایا ہے سے بازار شروع ہوتا ہے۔ گو ابھی بازار مکمل نہیں ہوا۔ مگر اس کی بناوٹ یہ بتا رہی ہے۔ کہ دو سال تک یہ بازار ایسا خوشنما تیار و آباد ہوگا۔ جو دُرگیانہ تیرتھ کے لئے باعث رونق فخر کہا جاوے گا۔ بازار کے ساتھ ہی کئی ایک کوچے بھی تیار ہوئے ہیں۔ مکانات نہایت عالی شان بنائے جا رہے ہیں۔ جن میں بہت سے مقامات یاتریوں کے ٹھہرنے کے لئے بھگت جنوں نے دہرم ارتھ تعمیر کروائے ہیں۔ اس محلہ کو اگر بیکنٹھ نگر کہا جائے۔ تو بجا ہے

بیکنٹھ نگر کی بناوٹ دل کو لبھا رہی ہے
مانو کہ دُرگیانہ کی شوبھا بڑھا رہی ہے

علاوہ ازیں اس بیکنٹھ دھام میں کئی ایک قابل ذکر دیو مندر و قابل دید استھان ہیں۔ مگر بخوف طوالت وضاحت سے پرہیز کیا جاتا ہے۔

بینظیر بھجنوں کا انمولیہ رتن
پریم کیرتن

مصنفہ شریمتی شانتی دیوی جی زیر طبع ہے جو نئی طرزوں کے بینظیر بھجن روپی پھولوں کا ایک پریم بھرا سگندھت گلدستہ ہے۔ جسکے بھجن واقعی بھگوان کے پریم میں رنگے ہوئے بھگتی کی زندہ تصویریں ہیں۔ ہر ایک استری پرش کو اس رتن سے اپنی جھولی بھر لینی چاہیئے

قیمت صرف ۱۲/ ملنے کا پتہ - شری لکشمی نارائن پستکالیہ امرتسر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بیکنٹھ یاترا

اس میں کسی شک کی گنجائش ہی نہیں رہی - کہ اب ڈرگیانہ تیرتھ بیکنٹھ دھام سے کم ہے - ایک یاتری اس سورگ دھام کے یوں درشن کرتا ہوا آنند اٹھا رہا ہے :-

بوہ گڑھ دروازہ سے نکلتے ہی پرتھم پوجت شری گنیش جی مہاراج کے درشن ہوتے ہیں - آپ کا پوجن کیا اور یونہی مندر سے باہر نکلے - شری بھگوتی چنڈ کا ماتا کے درشن پائے - من خوب پرسن ہوا - طرح طرح کی پھول پھلواڑیوں اور انیک دیو مندروں کے درشن کرتا ہوا شری کالی ماتا کے دربار جا پہنچا - آشیرباد لی - آگے بڑھا - تو سری لکشمی نارائن جی کے لنگر کی رچنا دیکھ کر پرسن ہوا - ساتھ ہی سنسکرت پاٹھ شالا کے ودیارتھیوں کو وید ابھیاس کرتے دیکھ آنند میں پھولے نہ سمایا - ادھر کتھا بھون کی عالیشان عمارت کی بناوٹ ادھر سنسکرت لائبریری کی سجاوٹ دل کو باغ باغ کر ہی رہی تھی - کہ سری ست نارائن بھگوان کا دربار کھلا پایا - درشن کرتے ہی من کے پٹ کھل گئے - طبیعت پریم میں گدگد پرسن ہوئی - مندر کی پرکرما کرخوشی میں ہی جھوم رہا تھا - کہ ہرودر کا سندر جل ٹھاٹھیں مارتا ہوا نظر پڑا - دل للچایا - کپڑے اتارکنارے پر رکھ دیئے - اور ابھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سرودر کی امرت دھارا میں ایک ہی غوطہ لگایا تھا۔ کہ بدن نرمل ہوگیا
من کو شانتی پراپت ہوئی۔ اور جسم میں پریم و بھگتی کی لہر چلنے
لگی۔ خوب اشنان کیا۔ اور فارغ ہو کر سیدھے آنند کند تربوکی
ناتھ بھگوان سری کرشن چندر جی کے چرن کملوں کے درشن کئے۔
آپ کی سہانی منوہر چھبی نے تن کے روم روم کو خوش کر دیا۔ اسی
خوشی میں جھومتے چلے جا رہے تھے۔ کہ شری گنگا ماتا کے ساکھشات
درشنوں نے من کی رہی سہی اپوترتا کو بھی صاف کر دیا۔ سیس چرنوں
میں جھک گیا۔ نمسکار کر آگے بڑھے۔ تو بھولے بھنڈاری
آسن جمائے براجمان دیکھے۔ نندی گن جی سیوا میں کھڑے ہیں۔
خوب لیلا ہو رہی ہے۔ پرنام کیا۔ سندر استھان تھا۔ بھجن
کرنے کو چت چاہا۔ مگر باقی درشنوں کی ترشنا نے آگے جانے پر
مجبور کر دیا۔ جونہی قدم اٹھایا۔ ایک عجیب نقشہ آنکھوں کے
سامنے دکھائی دیا۔ درختوں کی پیاری پیاری چھاؤں عجیب
بہار دکھا رہی تھی۔ شام کا سمہ تھا۔ دوکانوں کی قطاریں
سج رہی تھیں۔ جا بجا پانی کی چھبیلیں لگی ہوئیں۔ پھلیرے
پھولوں کے ٹوکرے سجائے پھول چن رہے تھے۔ رونق کا
وہ عالم کہ کندھے سے کندھا گھس رہا تھا۔ لوگ ہاتھوں میں
پھولوں کے سہرے لئے شری لکشمی نارائن جی کے درشنوں
کے لئے چلے جا رہے تھے۔ آپ بھی پھولوں کا سہرہ ہاتھ میں
لے بھگوان کے درشنوں کے لئے تیار ہوا۔ من میں درشنوں
کی چاہ تھی۔ دل میں سچی لگن تھی۔ یونہی مندر کی ڈیوڑھی میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قدم رکھا۔ جسم نے لرزہ کھایا۔ دروازے سے ہی تریلوکی ناتھ نظر
پڑے۔ آنکھیں ٹکٹکی لگائے درشنوں کی پیاس میں ماہیِ بے آب
کی طرح بلک رہی تھیں۔ مندر کے پُل کا سفر کافی تھا۔ قدم کو
تیر کی مانند چلنے کا حکم دیا۔ جُوں جُوں زیادہ نزدیکی حاصل ہوتی
گئی۔ کوئی غیبی طاقت جسم پر بجلی سا اثر کرتی گئی۔ جتنے کہ مندر
کے دروازے پر پہنچنے کی دیر ہوئی۔ اور یونہی بھگوان کی
ادبھت و شال چتر بھج سُندر جگل جوڑی کو اپنی آنکھوں
دوارا ہردے میں انکت کیا۔ رومانچ کھڑے ہو گئے۔ دل
باغ باغ خوش ہو گیا۔ آنکھوں سے پریم کی امرت دھارا
بہنے لگی۔ دل نہیں چاہتا تھا۔ کہ آپ کی پیاری جھانکی
کو آنکھوں سے ایک منٹ کے لئے بھی اوجھل کر دے۔
آپ کے سندر جلال میں اس قدر جادو بھرا ہوا ہے۔ کہ گھنٹوں
کھڑے رہو۔ من نہیں بھرتا۔ طبیعت اُکتاتی نہیں۔ پریم بڑھتا
ہی چلا جاتا ہے۔ خوب جی بھر کے درشن کئے۔ اور جنم جنمانتروں
کے پاپوں کو کھنڈت کر پربھو کی بھگتی کا پرساد پایا۔ ہرکریاں
کی ہر کی پوڑی سے چرنامرت پان کیا۔ اور پھر پربھو کے سامنے
آ کھڑے ہوئے۔ بھگوان آگے سے بھی دہ چند بڑھ کر دکھائی دیئے۔
من چرنوں میں لگ گیا۔ ساکھشٹانگ پرنام کر چلنے کو دل چاہا۔
مگر پیارے کی موہنی مورت اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔ دل نہیں
چاہتا۔ کہ آپ کے چرن کملوں سے جُدا ہوئے۔ چار و ناچار قدم
اٹھانا چاہتا ہے۔ مگر پیچھے کو پڑتا ہے۔ آپ کی مقناطیسی شکتی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں اتنا جلوہ ہے۔ کہ کیا مجال پاپی سے پاپی بھی وہاں آکر موہت ہوئے بغیر خالی رہ سکے۔ صرف ایک دفعہ درشن کرنے کی دیر ہے۔ تن من کی سدھ بھول جاتی ہے۔ پتھر سے پتھر دل موم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بھگت اپنا قدم باہر کی طرف اٹھاتا ہے مگر دو قدم چلتا ہے۔ پھر پیچھے مڑ کر دیکھ لیتا ہے۔ زبان سے بھگوان کی انیک پرکار کی استتی کرتا ہوا مندر سے باہر آتا ہے۔ من بھرپور ہے۔ پربھو کے چرنوں میں لولین ہے۔ آگے بڑھتا ہے۔ مگر چت کی لگن اسی کے چرنوں میں لگ رہی ہے۔ ادھر سادھو مہاتماؤں کی منڈلیاں بھجن و کیرتن میں مصروف دیکھیں۔ چت پر اور گہرا اثر ہوا۔ ادھر نظر کی۔ تو بھگوتی سیتلا مہارانی کے مندر پر نظر پڑی۔ خوب رونق دیکھی۔ آگے بڑھا۔ ماتا کے درشنوں سے آنند اٹھاتا ہوا سیدھا شری رگھوناتھ جی کے مندر میں جا پہنچا۔ سیس جھکایا۔ روم روم پرسن ہوا۔ اسی پرکار اس دھام کے انیک دیو مندروں۔ پھول پھلواڑیوں۔ شبھ استھانوں۔ بھجن کیرتن اور کتھاؤں کی منڈلیوں اور سادھو مہاتماؤں کی ٹولیوں کے درشن کرتا ہوا شری مہابیر جی کے مندر میں جا پہنچا۔ جھک کر پرنام کیا۔ اور کتھا پیا لے کر خوشی خوشی باہر آیا۔ من پربھو کے چرنوں میں لین ہو ہی چکا تھا اسی کا سمرن کر رہا ہے۔ اور زبان سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے ؎

اگر سورگ سنسار میں ہے کہیں ٭ یہیں ہے یہیں ہے یہیں ہے یہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جگ موہن

جگ موہن کی بناوٹ۔اس کی دلفریب سجاوٹ۔ روشنی کی جگمگاہٹ عجب سماں باندھ رہی ہے۔ چاروں طرف دیواروں پر آدم قد آئینے۔ رنگ برنگ کے نقش و نگار۔ بے شمار پربھو لیلاؤں کی من موہنی تصویریں خوب رنگ جما رہی ہیں۔ چھت پر ہزاروں روپوں کے سندر گلوب۔ دلربا جھاڑ و فانوس۔ طرح طرح کے رنگین گیس و بجلیاں۔ دیکھنے والوں کو عش عش کرا دیتی ہیں۔ ہر سمت سنگ مرمر کی گلکاری۔ چاندی کے خوشنما دروازوں کی چترکاری حیران و بے قرار کر دیتی ہے۔ فرش پر سنگ مرمر کی مینا کاری۔ مندر کی خوبصورتی کو اور دوبالا کرتی ہے۔ غرضیکہ جگ موہن کی سجاوٹ کو دیکھ کر ہر خورد و کلاں کی زبان سے واہ وا کی پریم بھری صدائیں نکل پڑتی ہیں۔ چت نہیں چاہتا۔ کہ اس روح افزا بھون کو چھوڑ کر کہیں اور جگہ خیال دوڑایا جاوے من بھرمایا جاوے۔

جگ موہن کی اس قدر سجاوٹ اُدھر بانکے بہاری کی جگل سرکار کے منموہنے درشنوں کی وچتر بناوٹ پرانی کو ایک جادو سا ڈال دیتے ہیں۔ کیا مجال کہ آنکھیں سرکار سے ہٹ جائیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قدم حرکت کرے - یا چیت اوداس ہو - مجبوراً پریم وش ہوا - وہیں بیٹھ بھگوان کا سمرن کرنا شروع کر دیتا ہے - ایک طرف بڑے بڑے گائین آچاریہ پربھو کے سنمکھ بیٹھے ہری گن گا رہے پریم برسا رہے ہیں - بس ادھر کا آنند - بھگوان کی پرتی - بھگتوں کی سجاوٹ پرانی کو اس طرح موہت کر دیتے ہیں - کہ وہ گھر بار کی سدھ بھول دہیں کا ہو جاتا ہے

اسی طرح ہزاروں نر ناری وہاں پربھو کے بھجن میں مصروف رہتے - ہری گن گاتے - پریم برساتے - آنند اُٹھا رہے ہیں ؏

ے

جگ موہن ہے پریم نگر پربھو درشن کی کھان
پدو دھرتے ہے بھگتی پھل کہت ہے لال نگھان

تصویریں

بھگوان شری لکشمی نارائن جی و دربار اور سروور شری درگیانہ تیرتھ کی ہر دو تصویریں نفیس آرٹ پیپر پر نہایت اعلےٰ رنگین بڑے سائز پر علیحدہ چھپوائی گئی ہیں - صرف ایک ایک آنہ میں ہم سے طلب کریں ؏

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مہاتم

لوک اور پرلوک میں دو سدھیاں مانی جا چکی ہیں۔ سوارتھ تھا پرمارتھ۔ سنساری جیو سوارتھ کی زیادہ چاہنا کرتے ہیں۔ بہت کم ہیں۔ جن کے چت پرمارتھ کیلئے بیاکل ہیں۔ مگر یہ بیکنٹھ دھام ہر طرح کی لوک اور پرلوک سدھیوں کا بھنڈار ہے۔ صرف من کی شدھی اور پریم بھاؤ کی ضرورت ہے۔ آپ اپنے جنم جنما تر کے پاپ کاٹنے کے لئے سرور کی امرت دھارا میں غوطہ لگائیں۔ نشکپٹ۔ یتن اور بیرتا کی ضرورت ہے۔ تو بھگوتی درگے۔ مہارانی سیتلا اور شری مہاں بیر جی کی سچے ہردے سے بھگتی کیجئے۔ سنساری پدارتھوں کی ہوس ہے۔ تو بھولے بھنڈاری کا سمرن کریں۔ دھن کی اچھیا ہے۔ تو شری لکشمی جی کا پوجن کریں۔ شری رام دھام کی پراپتی کی چاہنا ہے۔ تو شری رگھوناتھ جی کی شرن پڑیں۔ مکتی کی آشا ہے۔ تو آنند کند شیام بہاری شری کرشن چندر جی کی ناتھ کے چرنوں میں لین ہو جئے۔ اور اگر سچے پرمارتھ کی ادچیہ کوٹی کے گرہن کرنے کی لگن ہے۔ تو سیدھے شری لکشمی نارائن جی کے چرن کملوں کا آسرا لیں۔ بیڑا خود بخود پار ہو جاویگا۔ سنسار سے ادھار ہو جاوے گا اس سے بڑھ کر مہاتم کیا؟ صرف ایک دفعہ اس مہا پوتر بھومی کے درشن کیجئے۔ ہردے کے پٹ خود بخود کھل جاوینگے۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا؟

۵

اک بار اس سورگ کے جو کوئی درسن پائے

سکھ بھوگے سنسار میں انت مکت ہو جائے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تہوار اور میلے

ہندو جاتی کے بزرگوں کے قربان۔ کلوکال میں بھی ہندو قوم کی لاج رکھ لی آج اگر ہندو قوم کے تہوار قائم نہ رہتے۔ ہندوؤں میں کبھی جیون قائم نہیں رہ سکتا تھا۔ اور آئندہ آنیوالی نسلیں بزرگوں کے کارناموں سے کسی طرح سے بھی آشنا نہ رہ سکتی تھیں۔ یہی کارن ہے۔ کہ اس پوتر تیرتھ پر ہر اک تہوار خاص اہمیت اور شاستروکت طریقہ سے منایا جاتا ہے۔ یوں تو ہر روز ہزاروں نرناری بھگوان کے درشنوں اور تیرتھ اشنان کے لئے جمع ہی رہتے ہیں۔ مگر ہرماوسیہ۔ اکادشی۔ نومی اور سنکرانتی کے دنوں میں خاص ہجوم ہوکر ایک میلہ سا لگ جاتا ہے۔ علاوہ ازیں ہر منگلوار مہاں بیر جی کے درشنوں کے لئے بھگت گروہ کے گروہ دکھائی دیتے ہیں۔ نیز سیتلا مہارانی کے درشنوں کا انند۔ شری رگھوناتھ جی کی شوبھا۔ شری کالی بھگوتی کے درشن۔ درگا بھوانی کی لگن۔ شری شوجی مہاراج کی پوجا۔ تیرتھ اشنان اور ساکشات بھگوان شری لکشمی نارائن جی کی پریم بھری کشش تو اندر لوک تک کو درشنوں کی چاہنا میں بیاکل کر دیتی ہے۔ چہ جائیکہ امرتسر کے نرناری آپ کی سہاونی اور چھبت جھانکی کے درشنوں سے کسی دن بھی خالی رہ سکیں۔ کبھی ممکن نہیں ؛

علاوہ ازیں سال بھر میں لوہڑی۔ بسنت پنچمی۔ شوراتری۔ ہولی۔ درگا اشٹمی۔ رام نومی۔ بیساکھی۔ گنگا دسمی۔ نرجلا اکادشی۔ شرت چاندنی۔ جنم اشٹمی۔ دسہرہ اور دیوالی بمعہ ان کوٹ کے میلے اس پوتر تیرتھ پر نہایت تزک و احتشام سے منائے جاتے ہیں۔ شہر کے علاوہ دور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دراز کے ہزاروں سجن خاصکر ان موقعوں پر تیرتھ اشنان اور بھگوت درشنوں کے لئے پریم سے آتے ہیں۔ ان اُتسوؤں میں سے ہولی۔ گنگا دسمی۔ نرجلا اکادشی۔ جنم اشٹمی اور دیوالی کے اتسب خاص طور پر خصوصیت رکھتے ہیں۔ ہولیوں کے دنوں میں تو شری بندرابن کا پورن نظارہ آنکھوں کے سامنے ہوتا ہے۔ کتھا کیرتن۔ راگ۔ راگنیاں۔ اور راگ سبھاؤں کے وچتر نظارے قابل دید ہوتے ہیں۔ شری گنگا دسمی اور اکادشی کے اشنان اور درشنوں کا اتنا مہاتم ہے۔ کہ جس کا ورنن قلم کی طاقت سے باہر ہے۔ یہی شبھ دن (دسمی) ہے۔ کہ جس دن قادر مطلق۔ لامحدود۔ خالق دو جہان۔ پتت پاون۔ جگت وتسل ہری پورن پرماتما شری لکشمی نارائن جی کھشیر ساگر سے چتر بھج روپ میں بھگت جنوں کے کلیان نمت یہاں پرگھٹ ہو کر براجمان ہوئے تھے۔ دیوالی کی رات روشنی کا وہ عالم ہوتا ہے۔ کہ سارا دھام بجلی کی رنگا رنگ کی روشنی سے جگمگ جگمگ دکھائی دیتا ہے۔ مندر بجلی کے رنگ برنگ کے سینکڑوں ہاروں سے سشوبھت ہوتا ہے۔ اس دن ہزاروں روپوں کی آتشبازی چلائی جاتی ہے۔ اسی طرح جنم اشٹمی پر بھی پرکنبھ کے دلفریب ہنڈولوں کی خاص شان دلوں کو پرسن کر شری بندرابن کا نظارہ قائم کر دیتی ہے۔ غرضیکہ ہر تہوار دسلہ پراچین رسومات کے مطابق اپنی شان آپ ہوتا ہے۔ جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے ٭

واہ کیا عجیب رنگ جما دیتے ہیں میلے واہ واہ
نالو پراچین دھرم کی شان دکھا دیتے ہیں میلے واہ واہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہندو جاتی سے پرارتھنا!

اس پوترا ستھان شری دُرگیانہ تیرتھ کا اتنی جلدی کمالیت کو پہنچ جانا کسی غیبی طاقت کے اونے کرشمے کی جھلک کے بغیر ہرگز تصور نہیں کیا جا سکتا۔ کہاں لاکھوں روپیہ کا خرچ اور پھر بلا رُکاوٹ آناً فاناً میں جمع ہو جانا اس عہدِ بیکاری میں ناممکن نہیں۔ تو مشکل ضرور نظر آتا ہے۔ مگر ذرا درگیانہ کمیٹی کی دان پرنالی پر نظر دوڑا کر دیکھا جاوے۔ تو حیرانی کی کوئی حد نہیں رہتی۔ کہ چند سال کے قلیل عرصہ میں دان کی تعداد ہزاروں نہیں۔ بلکہ لاکھوں تک پہنچ چکی ہے اور دن بدن بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ تتھا استو!

بھگوان کی اپار کرپا سے درگیانہ کمیٹی کو اس وقت کسی بات کی کمی معلوم نہیں ہوتی۔ بھگت جن خود بخود پربھو سیوا میں ہیں ہیں۔ لاکھوں روپے کا دان دے چکے اور دے رہے ہیں۔ مندر۔ لنگر۔ پاٹھ شالہ۔ اور تیرتھ کی عجائبات کے لئے ہزاروں روپے بے دریغ نچھاور کئے جا رہے ہیں۔ جس سے پرتیت ہوتا ہے کہ اس میں ضرور کسی غیبی ہاتھ کی کرپا کا خاص ظہور ہے۔ جو شاید بھولے بھنڈاری شری مہادیو جی کا ہی ہو۔ کیونکہ چند سال ہوئے اُنہیں ہی کیلاش پر تشریف لیگئے بتایا جاتا تھا۔ جو اُسی پرکھ ہیں یہ آنند برسا رہے ہوں۔ مگر خیر! اب جبکہ سوئم بیکنٹھ ناتھ شری لکشمی سہت اس پوتر دھام کو شوبھائمان کر رہے ہیں۔ تو پھر کمی کیسی!

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تاہم بھی ہم بذاتِ خود تمام ہندو بھائیوں سے بطور آگاہی یہ عرض کر دینا فرض اولین خیال کرتے ہیں۔ کہ اب دانی اصحاب کیلئے نادر موقع ہے۔ تیرتھ مکمل بن چکا ہے۔ اس سے بڑھ کر ہندو قوم کے لیئے اور کوئی دان کا شبھ استھان کیا ہو سکتا ہے؟

اسلیئے دانی اصحاب مندر پر سونا لگوائیں۔ اپنے نام کے پتھر کھدوائیں۔ عالیشان عمارتیں تیار کروائیں سنسکرت کالج کے برہمن بالکوں کیلئے ان۔ کپڑے اور پستکوں کا دان کریں۔ لنگر کی سہاتا کر ہزاروں بھوکوں کی دلی دعائیں لیں غرضیکہ اور جو شبھ دان بھی بھیجنا چاہیں۔ بھیجیں۔ کمیٹی میں دھنباد سہت سویکار کیا جاتا ہے؛

یہ تیرتھ دن بدن اپنی شان بڑھاتا رہے گا۔ اور سیوا کرنیوالے مہا پرشوں کا نیک نام ہزاروں سالوں تک سورج کی طرح منوّر رکھیگا۔ اس لیئے اب ہندو جاتی کو اس طرف ضرور دھیان دینا چاہیئے۔ اور جہاں تک جلد ہو سکے۔ اس کی رہی سہی کمی کو جلد پورا کر دینا چاہیئے۔ اب موقع ہے۔ ہاتھ سے نکل گیا۔ تو کف افسوس ملنا پڑے گا؛

دانی اصحاب کو دان کرتے سمے اس تیرتھ کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ جہاں آپکا کیا گیا۔ یہ شبھ دان آپ کی کیرتی۔ یش اور مہما کو ہزاروں سال تک ہندو جاتی میں روز روشن کی طرح چمکاتا رہیگا؛

ماتا بہنوں کو بھی ضرور اس جگہ دان دیکر پُن کے بھاگی بننا چاہیئے ۔

دان دیئے دھن بڑھے پرسن ہوت بھگونت
اپنی مہا مفت میں پھل ہوت انرت

ہندو جاتی کا ادنے سیوک خادم لالچند ودھنا دمیڈلسٹ)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پروگرام دربار شری لکشمی نارائن جی

صبح

۵ بجے سے	۵½ بجے تک	منگلا آرتی (درشن کھلا)
۵½ "	۶½ "	شرنگار (درشن بند)
۶½ "	۱۰¼ "	درشن کھلا
۱۰¼ "	۱۰¾ "	بھوگ (درشن بند)
۱۰¾ "	۱۱ "	درشن کھلا
۱۱ "	۴ بجے بعد دوپہر تک	سیَن (درشن بند)

بعد دوپہر

۴ "	۵½ "	اتھاپن (درشن کھلا)
۵½ "	۶¼ "	بھوگ اتھاپن (درشن بند)
۶¼ "	۶¾ "	درشن کھلا
۶¾ "	۷ "	بھوگ سندھیا (درشن بند)

رات

۷ "	۹ "	درشن کھلا
۹ "	۹¼ "	درشن بند
۹¼ "	۹½ "	درشن کھلا
۹½ "	۱۰ "	بھوگ (درشن بند)
۱۰ "	۱۰½ "	درشن کھلا
۱۰½ "	۵ بجے صبح تک	سیَن (درشن بند)

ہر اکادشی کے دن مندر رات کے گیارہ بجے اور شرت چاندنی کے دن رات کے بارہ بجے بند ہوا کرتا ہے۔

نوٹ

(۱) بھگت جن بھگوان کیلئے پھول کی سہندو پھیرے سے لیکر پوجاری کے ذریعہ چڑھایا کریں۔

(۲) یاتری جو مالائیں لائیں۔ اُن میں سے جو مالائیں بھگوان پر چڑھانے کے قابل ہیں۔ وہ اسوقت سے اگلے وقت کیلئے شرنگار کے سمے چڑھائی جایا کرتی ہیں۔ دوسری مالائیں بھگوان کے چرنوں سے چھُو کر واپس دیجاتی ہیں۔

(۳) جو مالا رات کے وقت آویں۔ وہ بھگوان کی سیجا پر رکھی جاتی ہیں

(۴) مندر میں چڑھانے کے لئے بھوگ کمیٹی کے منظور شدہ حلوائی سے لیا جانا چاہیئے۔ ورنہ دوسری دکان سے لایا ہوا بھوگ بھوگ نہیں لگایا جاتا۔

(۵) مندر میں داخل ہوتے سمے چمڑے کی کوئی چیز یا سگرٹ وغیرہ اپنے ہمراہ نہ لے جانا چاہیئے۔

دربار کی تصویر سنہ ۱۹۸۲ء کی ہے جبکہ مندر تعمیر ہو رہا تھا۔ اب دوسری منزل و دیگر عمارتیں تیار ہو گئی ہیں۔ جو دوسرے ایڈیشن کی فوٹو میں دکھائی جاویں گی۔ ہم پنڈت کالی چرن جی کے مشکور ہیں جنہوں نے ہمیں یہ فوٹو بلاک بنانے کے لئے دی۔ (درگا داس بھنڈاری)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایشور بھگتوں کیلئے بے بہا انمول رتن

بھگتی ساگر باتصویر

مصنفہ شریمان لالہ لال چند دھنا سپڈ سٹ امرتسری

دوبارہ چھپ گیا ہے - یہ ایک ایسا مقبول عام پستک تیار ہوا ہے - جس کی تعریف قلم کی طاقت سے باہر ہے - اس کی مقبولیت کا صرف اس بات سے ہی اندازہ لگایا جا سکتا ہے - کہ پہلے ایڈیشن کی دس ہزار کاپی تین ماہ کے قلیل عرصہ میں ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگئی - اور مانگ اس قدر ہے - کہ باہر کے سینکڑوں آرڈروں کی تعمیل ہی نہیں ہو سکی - اس میں وید شاستر - گیتا - شریمد بھاگوت - پوران - رامائن - استوتر - منگلا چرن - بھجن - بینتیاں - ہنومان چالیسہ اور سنکٹ موچن وغیرہ وغیرہ انیک رتن جمع کئے گئے ہیں - غرضیکہ بھگتی مارگ کی جملہ خوبیوں کا یہ چمکتا گوہر ہے - صرف ایک دفعہ ہاتھ میں پکڑنے سے ہی طبیعت للچا جاتی ہے ؛

علاوہ بیشمار خوبیوں کے چار رنگین تصویریں اس کی شان کو چار چاند لگا رہی ہیں - کاغذ اور چھپوائی نہایت نفیس ہے - بیل بوٹے و چھوٹی تصویریں بھی نہایت اعلےٰ ہیں - گویا کسی پہلو سے بھی یہ پستک کم نہیں ہے - صرف ایک بار درشنوں کی ضرورت ہے - خریدار دہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بذاتِ خود مہیا کر دیتی ہے - پریم بھگتی کے خواہشمندوں کو یہ پستک ضرور ہر وقت پاس رکھنی چاہیئے - بچّوں کی زندگی دھارمک بنانے کے لیئے تو یہ بے بہا جوہر ہے - باوجود بے شمار صفات کے

قیمت

صرف ۲ ر رکھی گئی ہے

تاکہ ہر ایک بھائی آسانی سے خرید کر بھگوان کی
بھگتی میں لین ہو سکے - اس پُستک کی
موجودگی میں کسی اور پُستک کی اتنی ضرورت
ہی نہیں رہتی - چار پستکوں سے
کم کا وی پی نہیں کیا جائے گا -
پُستک کی تقطیع نہایت موزوں
رکھی گئی ہے - تاکہ سفر میں
بھی اٹھانے میں وقت
نہ ہو - جیب میں
ڈال لیں - اور
پریم بھگتی
کا آنند
لیں

المشتہر

منیجر شری لکشمی نرائن پستکالیہ امرتسر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہمارے قیمتی جواہرات

اس پُستکالیہ کا نہایت قلیل عرصہ میں اس قدر مقبولیت حاصل کر لینا محض اس کی بینظیر کم قیمت اور اعلےٰ پستکوں کی قدر دانی پر ہی منحصر ہے۔ اپنی کتابوں کے دس دس ہزار کے ایڈیشن تین ماہ میں فروخت کرنے اسی کا کام ہے۔ اس لئے ہم جملہ بھائیوں سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ جونسی پستک یا سٹیشنری کی ضرورت محسوس کریں فوراً ہمیں لکھیں

نام پُستک	قیمت	نام پُستک	قیمت
بھگتی ساگر با تصویر ہندی اردو	۲/	دیانند کا کچا چٹھا	۹ پائی
بکنٹھ دھام "	۴/	آریہ سماج کا یم راج	۱/
گیتا اردو۔ گورمکھی۔ ہندی ہر قسم	ہ؍ سے ۸ تک	سناتن دھرم پرشنا وتری	۱/
ہندی اردو سکھشاولی	۳/	اوتار فلاسفی اور اسلامی خدا کی حقیقت	۱/
سناتن دھرم	۴/	شری رام درشن	۱۰/
درن ویوستھا	۱۲/	شری کرشن درشن	۱۰/
پوران فلاسفی	۴/	رسیلا بھگت	۱۰/
دھرم	۱۲/	رام تیرتھ مہما	ـ/
اوتار میمانسا	عصہ/	مہاں ویر جیون چرتر	۲/
مورتی پوجا	عصہ/	وشنو دیوی درشن اردو گورمکھی	۱/
ستیارتھ پرکاش سمت ۱۸۷۵	ہے	وشنو سہسر نام	۲/
دیانند کی قسمت کا فیصلہ سورگ میں	۲/	گوپال سہسر نام	۲/
دروپدی کے پانچ پتی	۲/	استری بھجن ۴، پریم کیرتن	۲/
سندھی اور سناتن دھرم	۱/	شیام سندر بھجن	۱۰/

المشتہر

منیجر شری لکشمی نارائن پستکالیہ امرتسر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

प्रेम प्रभु दी दात है, प्रेम जगत् सरताज।
जुग जुग रहे जहान ते, अटल प्रेम दा राज॥

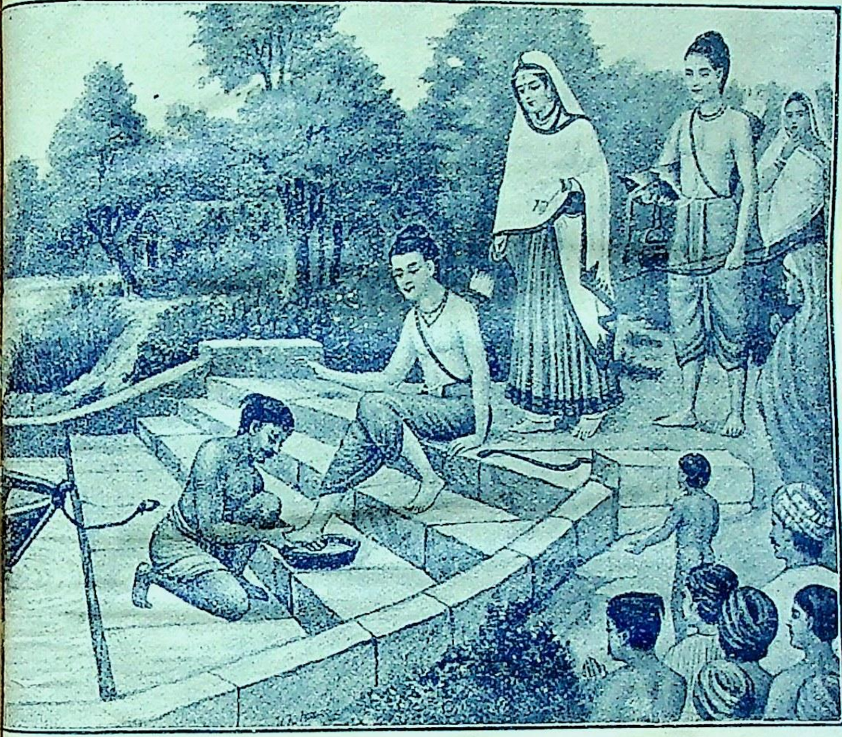

प्रेम कीर्तन

*** नवीन भजनों का अमूल्य रत्न ***

हिन्दी भाषा में छप गया जो बिलकुल नई तर्जों के अमूल्य भजन रूपी का प्रेम भरा सुगन्धित गुलदस्ता है। जिसके भजन प्रभु के प्रेम में रंगे भक्ति की मूंह बोलती तस्वीरें हैं। स्त्री शिक्षा के भी भजन दर्ज हैं। इस जो स्त्री पुरुष भगवान को गायन द्वारा प्रसन्न कर उसकी भक्ति का आनन्द चाहें वह फौरन इस पुस्तक को खरीदें। कीमत।) चार आने।

-दुर्गादास भण्डारी, अध्यक्ष श्री लक्ष्मी नारायण पुस्तकालय अमृतसर।

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

प्रेम प्रभु दी दात है, प्रेम जगत् सरताज।
जुग जुग रहे जहान ते, अटल प्रेम दा राज॥

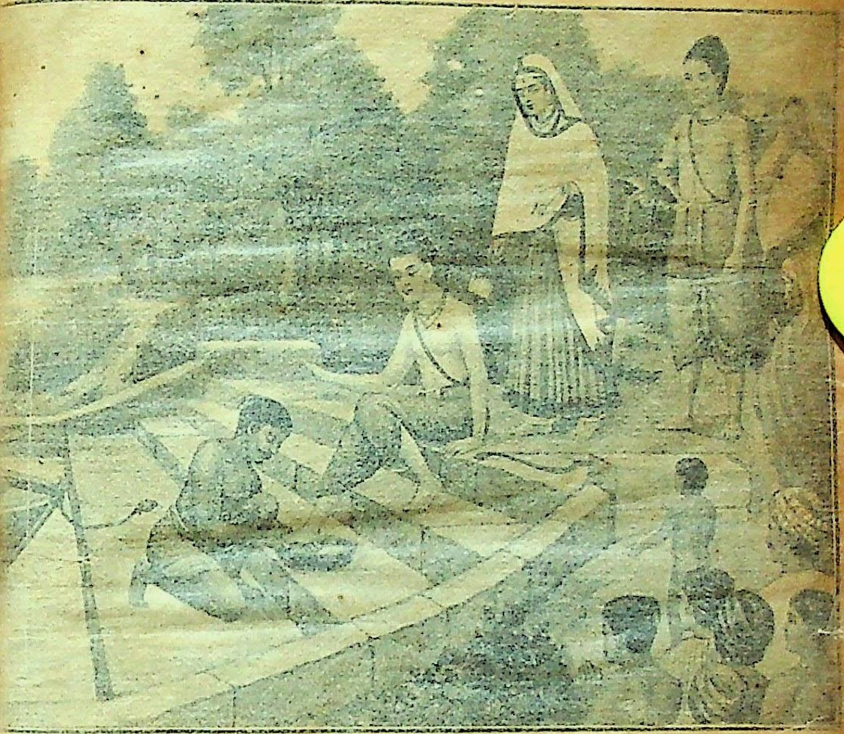

प्रेम कीर्तन

*** नवीन भजनों का अमूल्य रत्न ***

हिन्दी भाषा में छप गया जो बिलकुल नई तर्ज़ों के अमूल्य भजन रूपी
का प्रेम भरा सुगन्धित गुलदस्ता है। जिसके भजन प्रभु के प्रेम में रंगे
भक्ति की मुंह बोलती तस्वीरें हैं। स्त्री शिक्षा के भी भजन दर्ज हैं। इस
जो स्त्री पुरुष भगवान को गायन द्वारा प्रसन्न कर उनकी भक्ति का आनन्द
चाहें वह फौरन इस पुस्तक को खरीदें। कीमत ।) चार आने।
दुर्गादास भण्डारी, अध्यक्ष श्री लक्ष्मी नारायण पुस्तकालय अमृतसर।

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

Entered in Database

Signature with Date

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar